امام زین العابدین علیہ السلام

مناجات خمسہ عشر

(ماخوذ از مفاتیح الجنان)

ترجمہ میں استفادہ: علامہ السید ذیشان حیدر صاحب قبلہ

علامہ حافظ السید ریاض صاحب قبلہ

تقطیع وتدوین

سید گل محمد نقوی

اہتمام: امامیہ آرگنائزیشن پاکستان (راولپنڈی ریجن)

بسمہ تعالیٰ

نام کتاب		مناجات خمسہ عشر
تقطیع وتدویب		سید گل محمد نقوی
تدوین وکمپوزنگ		محسن رضا
ناشر		
قیمت		روپے

پیشگی اجازت کے بعد شائع کی جاسکتی ہے

ترتیب وتدوین سید گل محمد نقوی ۔ 0333-5761675

اہتمام امامیہ آرگنائزیشن پاکستان (راولپنڈی ریجن)

پرنٹرز

اشاعت طبع اول۔ ۲۰۰۷ء

طبع ثانی۔ ۲۰۰۹ء

طبع ثالث۔ ۲۰۱۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القرآن :

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

مجھے پکارو، میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا

الحدیث

فرمانِ رسولِ اکرم

اَلدُّعَاءُ مُخُ الْعِبَادَةِ

دعا، عبادت کی اصل اور بنیاد ہے

فرمانِ امام علی

اَلدُّعَا تُرْسُ الْمُؤْمِنِ

دعا، مومن کی ڈھال اور نگہبان ہے

فہرستِ عناوین

	پیش لفظ		x
	تقریظ	۔آیت اللہ علامہ عقیل الغروی	xii
	امام علی ابن الحسین علیہ السلام ۔ایک تعارف کاوش: برادر سید ارشد علی نقوی سابق چیرمین امامیہ آرگنائزیشن پاکستان		۱
۱	مناجاتِ تائبین	۔(توبہ کرنے والے)	۱۴
۲	مناجاتِ شاکین	۔(شکایت کرنے والے)	۲۴
۳	مناجات خائفین	۔(خوف کھانے والے)	۳۲
۴	مناجات راجین	۔(اللہ سے امید کرنے والے)	۴۰
۵	مناجات راغبین	۔(اللہ کی بارگاہ میں رغبت کرنے والے)	۴۸
۶	مناجات شاکرین	۔(شکر کرنے والے)	۵۸
۷	مناجاتِ مطیعین	۔(اطاعت کرنے والے)	۶۶
۸	مناجاتِ مریدین	۔(ارادہ کرنے والوں کی)	۷۲
۹	مناجاتِ محبین	۔(محبت کرنے والوں کی)	۸۲
۱۰	مناجات متوسلین	۔(وسیلہ پکڑنے والے)	۹۲
۱۱	مناجاتِ مفتقرین	۔(اللہ سے احتیاج رکھنے والے)	۹۸
۱۲	مناجاتِ عارفین	۔(اللہ کی معرفت رکھنے والے)	۱۰۸
۱۳	مناجاتِ ذاکرین	۔(اللہ کا ذکر کرنے والے)	۱۱۶
۱۴	مناجاتِ معتصمین	۔(اللہ سے پناہ مانگنے والوں کی دعا)	۱۲۴
۱۵	مناجاتِ زاہدین	۔(زہد الٰہی اختیار کرنے والے)	۱۳۲

پیش لفظ

امام سجاد علیہ السلام نے بنی امیہ کے جبر و استبداد کے تاریک دور میں، جب حکمران، اسلام کے حقیقی وارثان کے ہر اقدام سے خائف تھے، اوران کو ہر طرح سے دبانے پر تلے ہوئے تھے، تو آپ علیہ السلام نے احکام الٰہیہ اوراس کے معارف کو دعا و مناجات کی عرفانی روش سے اسلام کے ماننے والوں تک منتقل فرمایا۔

صحیفہ کاملہ اور دیگر مجموعات میں آپؑ سے منقول ادعیہ کا حیات آفرین سرمایہ اُن ظلمتوں میں قندیل ہدایت بن کر چمکا، اور زمانے کے اس طولانی سفر میں روز بروز ضیاتر ہوتا جاتا ہے۔ معارف اسلامی کا کون سا گوشہ ہے جو زبان عصمت نے دعا کے قالب میں نہ ڈھال دیا ہو۔

اس کتابچے کو سید الساجدین کی معروف پندرہ مناجات سے مزین کیا گیا ہے، جو مرد مومن کو ان خصوصیات سے متصف کرتا ہے جنہیں خالق کائنات اس میں ہونے کا طالب ہے۔

سیر وسلوک کے سفر کو لسان عصمت نے طے کرنے کے یہ پندرہ طرق بیان فرما کر ہمارے عاقبت کے سفر کو صراط مستقیم سے ہم آہنگ فرما دیا۔ آپ کے کلام بلاغت کو تقطیع و تدوین کر کے فہم کی منزلوں کو بہتر طور پر طے کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور یہ سب کچھ اس دعا کے ساتھ کہ امام زین العابدینؑ کے فیض و لطف کی ایک نظر ہم پر بھی ہو جائے۔

خداوند متعال ہم کو راہ حقیقت سے آشنا فرمائے اور اپنے معصوم ہادیان کے طاہر سانچوں سے فیضاب ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

انقلاب کربلا کی مجسم تفسیر امام سجادؑ سے ملتمس ہوں کہ اگر اس کاوش میں قلم سے کوئی بھی کوتاہی ہو گئی ہو تو وہ اس کو انشاء اللہ ضرور درگزر فرمائیں گے۔

وما توفیقی الا اللہ

احقر العباد

سید گل محمد نقوی

۹ ربیع الاول ۱۴۲۸ ہجری

بمطابق 29 مارچ 2007ء

تقریظ

از آیت اللہ علامہ عقیل الغروی

دعا اور مناجات ایک انسان مومن کا سب سے گرانبہا سرمایہ ہوتا ہے! وہ دل، دل کہلانے کا مستحق ہی نہیں ہے جس میں اپنے رب سے مناجات کی اُمنگ نہ ہو۔ اور سب سے غنی ہے وہ جسے اپنے رب سے دعا و مناجات کی دولت بیدار نصیب ہو جائے۔

زیر نظر مجموعہ میں وہ عظیم الشان مناجاتیں ہیں جو حضرت سید المرسلین، خاتم النبین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھوٹے نواسے سید شباب اہل جنت سید الشہداء امام حسین شہید کربلا علیہ افضل التحیۃ والثنا کے فرزند و جانشین حضرت زین العابدین سید الساجدین ابو محمد علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم الصلاۃ والسلام کی دعاؤں اور مناجاتوں کے شہرہ آفاق مجموعے سے ماخوذ اور منتخب ہیں۔ یہ پندرہ مناجاتیں ہیں۔ جو اپنے بلند پایہ مضامین کے اعتبار سے سیر وسلوک، عرفان و عشق اور فنا فی اللہ و بقا باللہ کا مکمل نصاب بھی ہیں اور نہایت کافی و وافی سر و سامان بود و بقا بھی۔

ان مناجاتوں کو محترم دانشور جناب سید گل محمد نقوی صاحب نے نہایت سلیقہ مندی کے ساتھ اپنے عرفانی ذوق اور وجدانی ساز اُمنگ دعا و مناجات کے مطابق ایک مخصوص طرز و ترتیب کے ساتھ لکھا ہے تاکہ پڑھنے میں ترتیلِ عبارت اور تفہیم معنیٰ دونوں مقاصد میں سہولت پیدا ہو جائے۔

میری دعا ہے کہ رب کریم ان کی اس مخلصانہ سعی کو سعی مشکور قرار دے اور بندگی و خدا طلبی کا صحیح ذوق و شوق رکھنے والوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ بہرہ مند فرمائے!

اللهم تقبل منه و منا و من جميع المؤمنين

والمؤمنات اِنَّکَ انت السّميع العليم.

عقیل الغروی عفی عنہ

۱۷/ محرم الحرام ۱۴۲۷ ہجری

مسجد و امام بارگاہ شاہ شہیداں ۴/ عامل کالونی، کراچی

امام علی ابن الحسین علیہ السلام

(ایک تعارف)

کاوش:

برادر سید ارشد علی نقوی

سابق چیرمین امامیہ آرگنائزیشن پاکستان

امام علی ابن الحسین علیہ السلام ۔ایک تعارف

حسب ونسب:	نام:	علیؑ
	کنیت:	ابومحمد
	القاب	زین العابدین ۔سید الساجدین ۔سجاد۔ ذوالثفنات
	والدگرامی:	سیدالشہد اء ابوعبداللہ الحسین علیہ السلام
	والدہ ماجدہ:	جناب شہربانو بنت یزدجرد
	دادامحترم:	حضرت امیرالمؤمنین علی بن ابوطالب علیہ السلام

ولادت: ۱۵ جمادی الاول ۳۸ ہجری

آپ ؑ کی زندگی کے ادوار:

اپنے اجداد کے ساتھ:

امیرالمؤمنین حضرت علی علیہ السلام	2	سال
حضرت امام حسن بن علی علیہما السلام	12	سال
حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام	23	سال

اپنے دور امامت میں درج ذیل حکمرانوں کے ساتھ:

یزید بن معاویہ	60 تا 64 ہجری
معاویہ بن یزید	65 ہجری
مروان بن حکم	65 ہجری
عبدالملک بن مروان	65 تا 86 ہجری
ولید بن عبدالملک	87 تا 95 ہجری

شھادت: 25 محرم 95ھ کو ولید بن عبدالملک نے آپؑ کو زہر دے کر شہید کروایا۔

روزشہادت	جمعرات
عمر مبارک	75 برس

مدفن: جنت البقیع مدینہ منورہ

اولاد: پسران: 11

دختران: 4

القابات:

امام علیؑ بن حسینؑ کے القابات تو بہت سے ہیں۔لیکن زین العابدین، سید سجاد، سید الساجدین۔ العابد، الزاہد، الزکی، الامین، الصابر، البکّاء امام الائمہ اور ذوالثفنات کافی مشہور ہیں۔ان میں بھی ابتدائی چار القابات کو زیادہ شہرت حاصل ہے۔

زین العابدین:۔

کثرت عبادت کے باعث آپ زین العابدین کے لقب سے موسوم ہوئے۔سفیان بن عینیہ بیان کرتے ہیں کہ مشہور محدث زہری جب کوئی حدیث علی بن الحسینؑ سے نقل کرتے تو کہتے''حد ثنی زین ا لعا بدین علی بن الحسین'' ایک دفعہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ہمیشہ علیؑ بن الحسینؑ کو زین العابدین کہتے ہیں۔آخر اس کا مطلب کیا ہے؟ زہری نے جواب دیا! میں نے سعید بن مسعیب کو ابن عباس کے حوالے سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسالت مآبؐ فرماتے تھے۔روز محشر ایک منادی آواز دے گا''این زین العا بدین''(کہاں ہے عبات گزاروں کی محفل کی رونق بڑھانے والا) اس وقت علیؑ ابن ابی طالبؑ کا پوتا اور حسینؑ کا فرزند علی بن الحسینؑ صفوں کے درمیان سے لبیک کہتا ہوا آگے بڑھے گا۔

کشف الغمۃ، مناقب ابن شہر آشوب اور کتاب انوار وغیرہ میں اس لقب (زین العابدین) سے آپ کو موسوم ہونے کی وجہ سے اس طرح بیان کی گئی ہے کہ:''ایک دن امام علیؑ بن الحسینؑ محراب عبادت میں نافلہِ تہجد ادا فرما رہے تھے، اتنے میں شیطان ملعون اژدہے کی صورت میں آپ کی طرف جھپٹا تا کہ آپ کی عبادت میں خلل انداز ہو اور آپ کے پاؤں کا انگوٹھا منہ میں بھر لیا۔مگر امام کے خشوع وخضوع میں کوئی فرق نہ آیا جب نافلہِ تہجد سے فارغ ہوئے تو آپ نے اس مردود کی جانب دیکھا اور بہ آواز بلند

فرمایا:" لا حول و لا قوة الا بالله "

شیطان یہ کلمات سنتے ہی بھاگ کھڑا ہوا اس وقت ایک غیبی آواز کان میں سنائی دی کہ جس کا کہنے والا دیکھائی نہ دیتا تھا:

انت زین العابدین ''بے شک تم ہی زین العابدین ہو۔''

سجاد اور سید الساجدین:۔

امام محمد باقرؑ بیان کرتے تھے کہ: ''میرے پدر بزرگوار علیؑ بن الحسینؑ کثرت سے سجدے کیا کرتے تھے:

- ☆ جب کوئی نعمت خدا یاد آتی تو سجدہ بجالاتے،
- ☆ جب کوئی خوف یا اندیشہ رفع ہوتا یا کسی مکار کے مکر سے نجات ملتی تو سجدہ کرتے،
- ☆ جب کوئی ناخوشگوار خبر سنتے تو سجدے میں گر جاتے،
- ☆ جب تلاوت کے دوران کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں واجبی یا سنتی سجدہ آتا یا کوئی ایسی آیت سنتے تو سجدے میں گرتے،
- ☆ جب دو اشخاص میں صلح کرواتے تو سجدہ شکر ادا کرتے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ سجاد بہت زیادہ سجدے کرنے والے اور سید الساجدین (سجدہ کرنے والوں کے سردار) کے لقب سے موسوم ہوئے''۔

ذوالثفنات:۔

یعنی گھٹوں والا۔ امام باقرؑ کا یہ بیان تقریباً تمام مورخین اسلام نے نقل کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ:

''کثرت سجود سے میرے پدر بزرگوار کے تمام اعضائے سجدہ میں گھٹے پڑ جاتے تھے۔ جنھیں آپ سال میں دو مرتبہ ترشوایا کرتے تھے''۔

صاحب ناسخ التواریخ نے لکھا ہے کہ: ''آپ کے مقاماتِ سجدہ سے، کثرت سجدہ کے باعث، کھال کے ریزے گرا کرتے تھے جنھیں آپ جمع کرتے رہتے تھے۔ جب آپؑ نے انتقال فرمایا تو یہ سب ٹکڑے آنخضرتؑ کی میت کے ساتھ دفن کر دیے گئے''۔

امام اور عبادت

اکثر اپنے جدِامجد امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ کی طرح راتوں کو صحرا میں چلے جاتے اور وہاں خلوت و تنہائی میں دنیا و مافیہا سے بے تعلق اور بے خبر ہو کر عبادت الٰہی بجالاتے۔۔۔ صاحب ناسخ التواریخ

نے حماد بن حبیب عطار کوفہ کی زبانی ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ حماد کہتے ہیں کہ ہم حج کیلئے جا رہے تھے۔ منزل زبالہ سے آگے بڑھے تو سیاہ آندھی نے آلیا۔ چاروں طرف تاریکی چھا گئی۔ قافلہ منتشر ہو گیا۔ میں جنگل میں بھٹکتا پھرتا تھا۔ چلتے چلتے ایک چٹیل میدان میں جا پہنچا۔ رات ہوئی تو ایک اونچے درخت پر چڑھ گیا۔ جب ایک پہر رات گزری اور جنگل میں چاروں طرف اندھیرا ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان سفید کپڑے پہنے ہوئے آیا اور ایک جگہ ٹھہر کر نماز کی تیاری کرنے لگا۔ پھر دعا پڑھ کر نماز شروع کی۔ اس وقت میں بھی درخت سے اُتر کر اس جگہ آیا اور چشمہ کے پانی سے وضو کر کے نوجوان کے پیچھے نماز کی ادائیگی کیلئے کھڑا ہو گیا۔ لب و لہجہ سے معلوم ہوا کہ یہ امام علیؑ بن الحسینؑ ہیں جو عبادت الٰہی بجالانے کے لیے گھر سے نکل کر یہاں تشریف لے آئے ہیں۔

قطب راوندی نے بیان کیا ہے کہ آپ اکثر بالوں کے کپڑے زیب تن فرماتے تھے جو جسم میں چبھتے رہتے تھے۔ اکثر اوقات سخت مقامات پر کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے، جہاں اعضائے سجدہ کو زمین سے مس ہونے میں تکلیف کا احساس ہوتا۔ سجدہ میں جاتے تو اس وقت تک سر نہ اٹھاتے جب تک عرق میں تر بہ تر نہ ہو جاتے۔ چونکہ نماز میں گریہ و بکا فرمایا کرتے تھے اس لیے اکثر سجدے سے سر اٹھاتے تو چہرہ مبارک کثرتِ اشک باری سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا پانی میں ڈبو دیا گیا ہے۔ سجدہ ہمیشہ خاک پر کرتے تھے۔ تا اینکہ خاک پاک کی ایک تھیلی آپؑ کے مصلے پر رکھی رہتی تھی۔

امام اور حج

آپؑ بچپن اور لڑکپن میں کئی بار حج کے لیے تشریف لے گئے۔ ابراہیم بن ادہم بیان کرتے ہیں۔ میں ایک دفعہ قافلہ کے ساتھ جنگل میں چلا جا رہا تھا۔ ایک ضرورت کے تحت قافلہ سے الگ ہو کر ایک جانب چلا گیا۔ دیکھتا کیا ہوں۔ ایک لڑکا پیادہ پا چلا جا رہا ہے مجھے حیرت ہوئی کہ اس جنگل بیابان میں یہ بچہ تنہا پیدل سفر کر رہا ہے میں نے اس کے قریب جا کر سلام کیا اس نے جواب سلام دیا۔

میں نے کہا: صاحبزادے کہاں کا عزم ہے؟

کہا: خانہ خدا کی طرف جا رہا ہوں۔

میں نے کہا: بیٹا ابھی تم بچے ہو، نہ حج تم پر فرض ہے، نہ سنت۔

کہا: اے شیخ! کبھی تم نے مجھ سے کم سن کو مرتے نہیں دیکھا؟

پوچھا: تمہارا توشہ سفر اور سامان کہاں ہے؟

جواب دیا: میرا توشہ، پرہیزگاری ہے۔ میری سواری، میرے دو پاؤں ہیں اور میرا مقصود، میرا مالک ہے۔

میں نے کہا: تم بلازادِراہ ان بیابانوں کو کیوں کر طے کرتے ہو؟

جواب دیا: میرا زادِراہ چار چیزیں ہیں:

☆ تمام دنیا و مافیہا کو اس مالک الملک اللہ کی مملوک جانتا ہوں

☆ تمام مخلوق کو خدا کا بندہ اور خدا کا کنبہ سمجھتا ہوں۔

☆ جملہ اسبابِ رزق کو اسی کے قبضہ قدرت میں خیال کرتا ہوں، اور

☆ قضائے الٰہی کے لیے یہ یقین رکھتا ہوں کہ وہ تمام کائنات پر نافذ ہے۔

بس یہی چار باتیں میرا زادِراہ ہیں۔

ابراہیم کہتے ہیں کہ ایک اور راہ گیر سے دریافت کرنے پر معلوم ہوکہ یہ علیؑ بن الحسینؑ ہیں جو اس کم سنی میں پاپیادہ حج کو جاتے ہیں۔

امام اور درسِ معرفت

۱۔ ایک شخص نے امام زین العابدینؑ سے کہا ''اتعرف الصلوۃ'' کیا تم نماز کو جانتے پہچانتے ہو؟

ابوحازم کہتے ہیں کہ مجھے یہ سُن کر بہت غصہ آیا کہ یہ نادان امام سے ایسا سوال کررہا ہے۔ میں آپے سے باہر ہوکر اس شخص کو جھڑکنے لگا۔

امام نے فرمایا ''اے ابوحازم نرمی سے پیش آؤ۔ علماء کا فریضہ ہے کہ حلم و بردباری سے کام لیں''۔

پھر آپؑ نے اس شخص سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ ''ہاں! میں نماز کو جانتا پہچانتا ہوں!''

اُس نے پوچھا: نماز کا **افتتاح** کیا ہے؟ فرمایا: **تکبیرۃ الاحرام!**

عرض کی: اور **برہان نماز** کیا ہے؟ فرمایا: **قراءت حمد وسورہ!**

پوچھا: اس کا **خشوع** کیا ہے؟ جواب ملا: خشوع نماز یہ ہے کہ جب تک نماز ادا ہو، **سجدہ گاہ پر نگاہیں جمی رہیں**

کہا: اس کی **تحلیل** کیا ہے؟ فرمایا: **سلام پھیرنا!**

عرض کی: **جوہر نماز** کے متعلق ارشاد فرمائیے۔ ارشاد ہوا: جوہر نماز **سبحان اللہ کی تسبیح** ادا کرنا ہے!

پوچھا: اس کا **کنارہ یعنی آخر** کیا ہے؟ فرمایا: **تعقیب**

عرض کی: **کمال نماز** کس بات میں ہے؟ جواب دیا: **محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیجنے** میں۔

پوچھا: تو اب یہ بتادیجئے قبولیتِ نماز کی شرائط کیا ہیں؟

فرمایا: **بس ایک شرط** ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ **سچے دل سے محمدؐ وآل محمد کے ساتھ محبت** رکھتا ہو۔ اگر یہ نہیں تو پھر نماز قبول نہیں ہوسکتی۔

عرض کی: حضور نے تو اب کسی کلام کی گنجائش ہی باقی نہیں رکھی۔ پھر وہ شخص اٹھا اور یہ کہتا ہوچلا گیا، ''اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دے۔''

۲۔ شیخ صدوق نے کفایۃ العلل میں سفیان بن عینیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے محمدؐ بن شہاب زہری سے پوچھا کہ کیا آپ علیؑ بن حسینؑ سے ملے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں ان سے ملا ہوں اور میں نے آج تک ان سے زیادہ کسی صاحبِ فضیلت سے نہیں ملا بخدا میں نے ان کا کوئی دل سے دوست رکھنے والا اور کھلا ہوا دشمن نہیں دیکھا۔ ان سے پوچھا گیا کہ یہ کیسے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا کہ خواہ وہ ان سے دوستی رکھتا ہو، لیکن ان کے فضل و شرف کی وجہ سے ان سے حسد نہ کرتا ہو اور نہ کوئی ایسا شخص دیکھا کہ خواہ وہ ان سے دشمنی رکھتا ہو لیکن خود اپنے ساتھ ان کے حسن سلوک کی وجہ سے ان کا لحاظ نہ کرتا ہو۔

امام اور درسِ اخلاق

۱۔ طبقات ابن سعد میں روایت ہے کہ عبداللہ بن علیؑ بن حسینؑ بیان کرتے ہیں کہ جب ولید بن عبدالملک نے ہشام بن اسماعیل کو معزول کرکے لوگوں کے سامنے پیش کیا کہ لوگ اس سے اپنا بدلہ لے لیں، تو میرے والد بزرگوار علیؑ بن حسینؑ نے ہم سب کو جمع فرمایا اور کہا کہ:

''یہ شخص معزول کردیا گیا ہے اور ولید نے اس کو لوگوں کے سامنے پیش کردیا ہے پھر بھی تم میں کوئی اس کے ساتھ برا سلوک نہ کرے''۔

اس پر میں نے کہا: ''اے بابا یہ کیوں؟ بخدا اس نے ہمارے ساتھ برا سلوک کیا ہے۔ ہم تو اس دن کے انتظار میں تھے''۔

تب آپؑ نے فرمایا: ''اے بیٹے! اس کو اللہ سزا دے گا۔ بخدا حسینؑ کی اولاد میں سے کوئی اس کے ساتھ برائی نہ کرے، یہاں تک اس کا کام تمام ہوجائے''۔

امام سجادؑ نے اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ پیغام بھیج کر اتنے مال کی پیشکش فرمائی جو اس کی ضروریات کو پورا

کردے، حالانکہ روایت کے مطابق وہ آپ کے ساتھ کئے ہوئے برے سلوک کے باعث صرف آپ ہی کیطرف سے خائف تھا۔

۲۔ اسی طرح اس سے قبل آپؑ نے اہلبیتؑ کے بدترین دشمن اور بدترین مخالف مروان بن حکم کے ساتھ بھی حسن سلوک فرمایا۔ یہ وہی مروان تھا جس نے ولید کو امام حسینؑ کے قتل کو مشورہ دیا۔ پھر جس روز اس کو امام حسینؑ کے قتل کی خبر پہنچی تو اس نے خوشی کا اظہار کیا تھا۔ نیز وہ بصرہ اور صفین مین قاسطین ناکثین کے ساتھ رہا تھا۔ وہ معاویہ کا طرف دار اور اہل بیت کا دشمن تھا، اور وہ ان کو سخت تکلیفیں پہنچاتا رہتا تھا۔ اس کے باوجود امام علیؑ بن حسینؑ نے اس کے ساتھ ویسا ہی حسن سلوک کیا جیسا ہشام کے ساتھ کیا۔ جب اہل مدینہ نے امویوں کے خلاف اقدام کیا اور ان کے لیے کوئی جائے پناہ نہ رہی تو مروان بن حکم پر بھی حالات تنگ ہو گئے۔ تب وہ مہاجرین اور انصار سے طالب رحم ہوا، لیکن سوائے امام علیؑ بن حسینؑ کے اس کو کوئی ایسا شخص نہ ملا جو اس کے اہل و عیال کو بچائے۔ پس آپؑ نے ان سب کو اپنے خاندان کے ساتھ ملا لیا اور اسی طرح سے رکھا جیسے آپ اپنے گھر والوں کو رکھتے تھے۔

کربلا اور امام

اس گردش لیل و نہار میں، لمحوں، ساعتوں، کی مسلسل حرکت زندگی کہلاتی ہے۔ ایسا نہیں ہوسکتا کہ زندگی انسان کے بغیر اپنا حسن برقرار رکھ سکے اور یہ بھی ممکن نہیں کہ انسان سعادت اور نیک بختی کے بغیر زندگی کے حسن سے مستفید ہو سکے۔

10 محرم 61ھ ہجری......روز عاشور......تپتی سلگتی دھوپ ...... جان گسل پیاس......لب فرات......ریگ زار کربلا میں زندگی دم بخود......حیران اور ششدر......ایک سناٹا......مگر کبھی کبھار جب یہ سکوت ٹوٹتا ہے تو نیزوں، تلواروں، برچھیوں اور گھوڑوں کی ٹاپوں کا شور یوں بلند ہوتا کہ زندگی دم توڑ دیتی ہے......زندگی غلام ہو جائے گی......بدبختی اور ظلم انسانیت کو دفن کردیں گے۔

کون ہے..........جو زندگی کو اس کا حسن اوڑھنے کی ضمانت دے؟

کون ہے..........جو موت کے مہیب پنجوں کو زندگی سے دور کردے؟

حسینؑ ابن علیؑ سرور آزادگان......زندگی کی زیبائی کا موجد......صبر کا کردگار......نبوت اور امامت کا شاہکار ....دم توڑتی ہوئی انسانیت کا دکھ نہ دیکھ سکا ....آگے بڑھا ....اور آگے بڑھا ....اور انسانیت کو زندگی جاوید عطا کر کے موت کی اوڑھنی اوڑھ کر سو گیا ....اور آج بھی

انسانیت دست بہ دعا ہے۔

اے زندگی..........جلال شہِ مشرقین دے

اس تازہ کربلا کو......پھر عزم حسینؑ دے

یہ محسن انسانیت گھرانہ..........آج بھی زندگی اس در کی غلامی کو معراج سمجھتی ہے۔ کیونکہ حسینؑ نے زندگی کو وہ انقلاب دیا کہ اب زندگی، آزادی اور سلامتی سے اطراف عالم میں پھل پھول رہی ہے...... حسینؑ تو ایک مسلسل کردار، فکر اور پیغام کا نام ہے......لیکن......اسی پیغام پر علیؑ بن حسینؑ نے موت کا انتخاب کیا اور علیؑ بن حسینؑ نے زندگی کا......ماہرین نفسیات کہتے ہیں کہ بسا اوقات زندگی سے موت سہل اور آسان ہوتی ہے..........اگر علیؑ ابن حسینؑ زندگی منتخب نہ کرتے تو خون حسینؑ ریگ زار کربلا میں جذب ہو جاتا اور آج انسان اور شیطان، نور اور ظلمت، کفر اور ایمان، حق اور باطل میں امتیاز نہ ہوتا......یہ نطق زین العابدینؑ ہی تھا کہ جس نے کفر کے چہرے سے اسلام کی نقاب کو نوچ کر اسے تا قیامت عریاں کردیا۔

بیابان کربلا سے چل کر کوفہ پھر شام اور آخر کار مدینہ نبوی میں امام سجاد علیہ السلام نے وحی سے ڈھلی ہوئی زبان سے جو خطبات ارشاد فرمائے ان کا نور مقدس آج بھی ضوفشاں ہے اور انسانیت کو زندگی اور زندگی کو سعادت کی راہ دکھا رہا ہے۔

امام سجادؑ کے خطبات اور آپ کی دعاؤں کی سلسبیل کو مسلسل پیش نظر رکھنا چاہئے۔ یقیناً ان میں اہل عقل وفکر کے لئے بے پناہ نشانیاں ہیں۔ خداوند کریم ہمیں ان جواہر پاروں سے اخلاق و کردار کے موتی چننے کی توفیق عطا فرمائے۔

موضوعات صحیفہ کاملہ

صحیفہ کاملہ میں وارد موضوعات انتہائی دقیق وسعت لئے ہوئے ہیں اور بیان کا احاطہ عام سطح بشری سے بہت بلند ہے۔ یہاں ''**مشتے ازحز وارے**'' چند ایک موضوعات کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

۱۔ توحید

صحیفہ کاملہ میں امام سجادؑ نے سب سے زیادہ نظریہ توحید اور تعلق باللہ پر زور دیا ہے چونکہ توحید ہی اسلام کا مبدا اور ماخذ ہے اور سب سے زیادہ انحرافات بھی اسی بنیادی عقیدے کے بارے میں ہوئے ہیں۔

آپؑ نے اپنی دعاؤں میں عقیدہ توحید کی تمام تر جہتوں پر حقیقی اسلامی روح کو اجاگر فرمایا ہے

"الحمد لله الاول بلا اول كان قبله ، والاخر بلا آخر يكون بعده"

''تمام تر حمد اس اللہ کیلئے ہے جو اول ہے بغیر کسی اول کے اور آخر ہے بغیر کسی آخر کے جو اس کے بعد ہو'' یعنی زمان، مکان، کم و کیف، وغیرہ کو کسی بھی حوالے سے یا کسی شے کو، بجز ذاتِ باری، اول و آخر قرار نہیں دیا جا سکتا۔

۲۔ عدمِ رویتِ باری تعالیٰ

''وہ ایسا ہے کہ اس کے دیدار سے دیکھنے والوں کی آنکھیں قاصر ہیں اور اس کی حمد و ثنا کرنے سے توصیف کرنے والوں کا تخیل قاصر ہے''

ان جملوں میں رویت، جسم و جسمانیت اور تعداد کی نفی کی گئی ہے۔

آگے چل کر ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''ایسی حمد کریں جس کی بدولت ہم ملائکہ مقربین اور انبیاءِ مرسلین سے مل جائیں اس دار القیام میں جو ہمیشہ باقی رہے گا''

غور فرمائیے! امام فرماتے ہیں کہ بندے اور خدا کا رابطہ بلا واسطہ ہے کسی کو بھی تعلق میں لائے بغیر، اس طرح آپ نے بنو امیہ کے اس پروپیگنڈہ کی نفی فرمائی کہ کوئی بھی مسلمان خلیفۂ وقت کے بغیر خدا تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا اور یہ کہ وہ زمین پر اللہ کا سایہ یعنی ظل الٰہی ہیں۔

۳۔ تفکرِ کائنات

امامؑ فرماتے ہیں: ''وہی معبود ہے جس نے رات اور دن کو اپنی قوت سے خلق کیا اور دونوں میں اپنی قدرت سے فرق پیدا کیا، اور دونوں میں اپنی قدرت سے ہر ایک کیلئے معین حد اور مقررہ مدت قرار دی۔ وہ اپنے بنائے ہوئے اصولوں کے تحت ان میں سے ایک کو دوسرے میں داخل کرتا ہے اور دوسرے کو پہلے میں داخل کر دیتا ہے۔ بندوں کو اسی کے مطابق غذا دیتا ہے، اسی کی بنا پر نشو نما دیتا ہے''۔

اسی دعا میں آگے چل کر فرماتے ہیں:

''پس تو ہی مستحقِ حمد ہے اس بات پر کہ تو نے ہمارے لئے صبح کو روشن کیا اور صبح کے ذریعے ہمیں دن کی روشنی سے فائدہ بخشا، اور اس کے ذریعے ہمیں کسبِ رزق کے مقامات دکھائے، اور آنے والی آفتوں سے بچایا''۔

ایک اور مقام پر چاند (ہلال) سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ:

''اے ایسی مخلوق! جو ایک (نظام الٰہی) کی فرمانبردار ہے اور مقرر اور معین کی ہوئی منزلوں کی مشقت کرتے ہوئے تیزی کے ساتھ دوڑتی رہتی ہے اور مخصوص نظام کے دائرے میں گھومتی ہے۔ میں اس خدا پر ایمان لایا جس نے تیرے ذریعے سے تاریکیوں کو روشن کیا اور مشتبہ مقامات کو تیرے ذریعے نمایاں کیا اور گھٹنے بڑھنے ڈوبنے نکلنے روشن ہونے اور گہن لگنے سے تیرے عجز کو ظاہر کیا''۔

اس دعا میں آپ اس کائنات میں موجود ستاروں، سیاروں، سورج چاند، دن اور رات کے ایک نظام کے ساتھ مربوط ہونے کو بیان فرما رہے ہیں۔ اور آج کی تمام سائنسی تحقیقات بھی یہی ثابت کر رہی ہیں۔

٤۔ صفاتِ باری تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ:

''وہ ایسا خالق ہے جس کی کوئی نظیر نہیں اور وہ ایسا یگانہ ہے جس کا کوئی مثل نہیں ایسا یکتا ہے جس کا کوئی مقابل نہیں ایسا بے نیاز ہے جس کا کوئی ہمسر نہیں ایسا معبود ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور ایسا موجد ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے ایسا روزی دینے والا ہے جسے کسی کی ضرورت نہیں ایسا اول ہے جو بے زوال ہے ایسا ہمیشہ رہنے والا ہے جسے کبھی فنا نہیں وہ ایسا قائم بالذات ہے جو کسی کا محتاج نہیں ایسا امان دینے والا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں''۔

اس دعا میں آپ نے انسانی فکر کو دنیاوی آلائشوں سے نکال کر آسمان توحید پر پرواز کا طریقہ بتایا ہے اور انسان کو اس کرامت سے آگاہ فرمایا ہے جو اسے بندگی معبود سے حاصل ہوتی ہے۔

٥۔ نبوت و امامت

دین اسلام اور اس کے بنیادی عقائد میں تمام تر تباہی ان حقیقی نظریات کے نافذ اور روبعمل نہ ہونے سے ہوئی اگر اسلام کے حقیقی نظریات اور خالص نظام پر عمل کر لیا جاتا تو دنیا اسلام کے لافانی فیوض و برکات سے فیض یاب ہوتی، مگر شیطانی گروہ نے رحمانی نمائندگان کو ان کے منصب سے الگ کر کے دنیا کو ذلت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈال دیا۔ ایک دعا میں محمدؐ و آل محمدؐ کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں ''وہ معبود جس نے آل محمدؐ کو انبیاء کا وارث بنایا اور ان ہستیوں پر اولیاء اور آئمہ کا سلسلہ ختم کر دیا اور انہی کو ماضی، حال، مستقبل کا علم عنایت فرمایا''

٦۔ توبہ

آپ کی انتہائی کوشش تھی کہ مسلمانوں کے دلوں میں خشوع خضوع اور سوز و گداز کی کیفیت برقرار رہ

سکے چونکہ اس دور میں امراء کنیزوں کو آزاد کرنے کی نیت سے خریدنے کی بجائے تصرف میں لانے کیلئے خریدتے تھے۔ وہ منبر پر بیٹھ کر اعلانیہ شراب نوشی کرتے اور نشے میں بدمست حکمران جمعہ کی نماز بدھ کو پڑھا دیتے تھے۔اس پراگندہ ماحول میں آپؑ فرماتے ہیں:

”اے میرے معبود! کیا میرا تیرے سامنے ان برے کاموں کا اقرار کرنا مجھے فائدہ دے سکتا ہے؟ اور کیا تیری بارگاہ میں میرے اس فعل بد کا اعتراف جس کا میں مرتکب ہوا ہوں تجھ سے (تیرے عذاب سے) مجھے بچا سکتا ہے؟ کیا تو نے اس مقام پر میرے لئے اپنا عذاب ضروری قرار دیا ہے اور دعا کرتے وقت تیری ناراضگی مجھ پر لازم ہوگئی ہے؟ تو اس سے بالاتر ہے میں تجھ سے مایوس نہیں ہوسکتا، جبکہ تو نے میرے لئے اپنی طرف توبہ کرنے کا دروازہ کھول دیا ہے“

۷۔ تزکیہ نفس

توبہ کے بعد تزکیہ نفس کا مقام آتا ہے فرماتے ہیں:

”اے میرے معبود مجھے فضول خرچی اور مصارف کی زیادتی سے باز رکھ۔ مجھے صحیح طریقے پر خرچ کرنے اور میانہ روی اختیار کرنے کے ذریعے راہ راست پر لا۔ مجھے اچھا موازنہ (بجٹ) مقرر کرنے کی تعلیم دے“

۸۔ اتحاد بین المسلمین

صحیفہ کاملہ میں ہمیں اجتماعی معاملات میں اتحاد بین المسلمین کی دعاؤں پر خصوصی غور کرنا چاہیئے آپؑ کی ایک طویل دعا سرحدوں کی حفاظت کرنے والوں یعنی ”اہل ثغور“ کے بارے میں ہے حالانکہ اس وقت ان میں زیادہ تر وہ افراد شامل تھے جو امامؑ اور امامؑ کے اجداد سے مخالفت اور عناد رکھتے تھے مگر آپ ان کے لئے بھی دعا فرماتے ہیں جس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ تمام مسلمانوں کو اجتماعیت کیلئے متحد ہو کر کام کرنا چاہیئے اور مشترکہ دشمن کے مقابلے میں تمام ذروں کو سمٹ کر ایک کوہِ گراں کا مظہر بننا چاہیئے ۔

اس دنیا میں ایک انسان کے ذمے یا تو کچھ فرائض ہیں جو دوسروں کے حقوق ہیں اور یا پھر انسان کے اپنے کچھ حقوق ہیں جو دوسروں پر فرض ہیں۔ حقوق کا حاصل کرنا آج ہر شخص کی خواہش ہے مگر فرائض کا ادا کرنا یاد نہیں۔ اگر انسان اپنے فرائض ادا کرتا رہے تو تمام انسانوں کے حقوق ادا ہوتے رہیں گے !

ناسخ التواریخ میں ہے کہ:

”حضرت امام سجادؑ فرماتے ہیں، تم لوگوں کا ہمیشہ یہ فریضہ ہے کہ لوگوں کی امانتیں (حقوق) ادا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمدؐ کو حق وصدق و نبوت اور رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا، اگر

میرے والد بزرگوار حسینؑ ابن علیؑ کا قاتل اپنی وہ تلوار میرے پاس لاکر رکھ جائے جس سے اس نے میرے باپ کو قتل کیا ہے تو میں وہ تلوار بھی بلا پس وپیش اسے واپس کر دوں گا“۔

امامؑ کے نزدیک فرائض وحقوق کی ادائیگی انتہائی اہمیت کی حامل تھی آپؑ نے اس سلسلے میں اک رسالہ حقوق بھی تعلیم فرمایا، جس میں انسان حقوق وفرائض کو ادا کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہوں۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

۱۔ مناجاتِ تائبین

(توبہ کرنے والے)

توبہ یہ ہے کہ بندۂ خدا گناہوں کے ارتکاب کے بعد ان نقصانات کا احساس کرے جو درحقیقت سعادتِ ابدی کے لئے مہلک زہر کی حیثیت رکھتے ہیں، اور اُن پر نادم و شرمندہ ہو۔ اس طرح وہ بندہ گناہوں کی آلودگی سے اپنے دل کو پاک کرکے آئندہ کے لئے کبھی گناہ نہ کرنے کا عزم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور ساتھ ہی جن امور کا تدارک ممکن ہو ان کا تدارک بھی کرے۔
دوسرے لفظوں میں آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ حقیقت توبہ بالترتیب تین باتوں سے صورت پذیر ہوتی ہے۔

اول۔ انسان کو اس امر کا علم و احساس ہو کہ گناہوں کے ارتکاب سے آخرت کی زندگی میں ضررِ عظیم اور ہمیشہ کی ہلاکت کا خطرہ ہوتا ہے۔ کیونکہ گناہ اس کے اور اس کے پروردگار کے مابین دوری کا باعث ہوتے ہیں اور وہ سعادت سے محروم ہو سکتا ہے۔

دوم۔ ارتکاب گناہ پر اس کے دل میں تاسُف و الم کی کیفیت پیدا ہو۔ کیونکہ گناہ نے اس کے اور اس کے محبوب پروردگار کے درمیان دوری پیدا کردی۔ ظاہر ہے کہ یہ حالت اس وقت ہوگی جب گناہ کرنے والے کو اس کے نقصانات کا علم و احساس ہوگا۔

سوم۔ ان حالتوں کے بعد وہ ترکِ گناہ کا پختہ عزم کرے۔

یہ تینوں باتیں باہم مربوط اور بالترتیب ہیں۔ کیونکہ گناہوں کے نقصان کا علم و احساس ہی افسوس اور ندامت پیدا کرتا ہے اور یہی جذبہ افسوس و ندامت حال و مستقبل میں ترکِ گناہ پر آمادہ کرتا ہے۔ انہی امور کی مجموعی کیفیت کو توبہ کہتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: توبہ اللہ کی رسی ہے۔ (یعنی رابطہ کا ذریعہ ہے) اور اس کی عنایات کے لئے مددگار ہے۔ پس ہر بندۂ خدا کے لئے ہر حال میں ہمیشہ توبہ کرتے رہنا ضروری ہے۔

قرآن مجید میں :

تاب ''۱۸'' مرتبہ	تابا ''۱'' مرتبہ،	تبت ''۳'' مرتبہ،	تبتم ''۲'' مرتبہ،
اتوب ''۱'' مرتبہ	تتوبا ''۱'' مرتبہ،	یتب ''۱ مرتبہ،	یتوب ''۱۳'' مرتبہ،
یتوبو ''۳'' مرتبہ،	یتوبون ''۳'' مرتبہ،	تب ''۱'' مرتبہ	توبو ''۷'' مرتبہ،
التوب ''۱'' مرتبہ،	توبتھم ''۱'' مرتبہ،	تائبات ''۱'' مرتبہ،	تائبون ''۱'' مرتبہ،
توابا ''۳'' مرتبہ،	توابین ''۱'' مرتبہ،	توبہ ''۶'' مرتبہ،	تابوا ''۱۰'' مرتبہ،
تواب ''۸'' مرتبہ	اور مجموعاً یہ لفظ ''۸۷'' مرتبہ		

چند احادیث تذکر کے لئے

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

گناہوں سے توبہ کر لینے والا اس کی مانند ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو،
اور گناہ اور استغفار ساتھ ساتھ کرنے والا مذاق اڑانے والے کی مانند ہے۔

آپؑ نے فرمایا: جب بھی مومن توبہ و استغفار کے ذریعہ خدا کی طرف لوٹتا ہے اللہ اس پر مغفرت کے ذریعہ کرم فرماتا ہے۔ وہ غفور و رحیم ہے۔ توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں سے درگزر کرتا ہے۔

(سفینۃ البحار، ج ۱ ص، ۱۲۶، ۱۶۷)

۲۔ نبی کریمؐ نے اپنے آخری خطبے میں فرمایا۔

''جو شخص اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لے اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے''

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: ''سال تو زیادہ ہے جو ایک ماہ پہلے توبہ کر لے، اللہ اس کی توبہ بھی قبول فرماتا ہے''

پھر آپؐ فرمایا: ''مہینہ بھی زیادہ ہے جو شخص اپنی موت سے ایک جمعہ پہلے توبہ کر لے اللہ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتا ہے''

پھر فرمایا: ''ایک جمعہ بھی زیادہ ہے جو شخص ایک دن پہلے توبہ کر لے، اللہ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتا ہے''

پھر فرمایا: ''ایک دن بھی زیادہ ہے...... جو ایک ساعت پہلے توبہ کر لے، اللہ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتا ہے،

پھر فرمایا: ''ایک ساعت بھی زیادہ ہے...... جو اس وقت بھی توبہ کر لے جب اس کی جان حلقوم تک پہنچ گئی ہو، ....تب بھی اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے''۔

(من لا یحضر الفقیہ ج ۱، ص ۷۹)

پہلی مناجات

مناجاتِ تائبین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إِلٰهِي

أَلْبَسَتْنِي الْخَطَايَا ثَوْبَ مَذَلَّتِي

وَجَلَّلَنِي التَّبَاعُدُ مِنْكَ لِبَاسَ مَسْكَنَتِي

وَأَمَاتَ قَلْبِي عَظِيمُ جِنَايَتِي

فَأَحْيِهِ بِتَوْبَةٍ مِنْكَ

يَا أَمَلِي وَ بُغْيَتِي

وَيَا سُؤْلِي وَمُنْيَتِي

فَوَعِزَّتِكَ

مَا أَجِدُ لِذُنُوبِي سِوَاكَ غَافِراً

وَلَا أَرَىٰ لِكَسْرِي غَيْرَكَ جَابِراً

وَقَدْ خَضَعْتُ بِالْإِنَابَةِ إِلَيْكَ

وَعَنَوْتُ بِالْاِسْتِكَانَةِ لَدَيْكَ

پہلی مناجات

مناجاتِ تائبین

ابتداء ہے خدائے مہربان اور رحیم کے نام سے

اے میرے معبود

میری خطاؤں نے مجھے لباسِ ذلت پہنا دیا ہے،

اور تجھ سے دوری کے باعث بے چارگی نے مجھے ڈھانپ لیا،

اور بڑے بڑے جرائم نے میرے دل کو مردہ بنا دیا،

پس اسے توفیقِ توبہ سے زندہ کردے۔

اے میری امید اور میری طلب،

اے میری چاہت اور میری آرزو،

تیری عزت کی قسم!

کہ میرے گناہوں کو کوئی بخشنے والا نہیں سوائے تیرے،

اور میری کمی کوئی پوری نہیں کرسکتا سوائے تیرے،

میں تیرے حضور جھک کر توبہ واستغفار کرتا ہوں،

اور درماندہ ہوکر تیرے سامنے آپڑا ہوں،

فَإِنْ طَرَدْتَنِي مِنْ بَابِكَ فَبِمَنْ أَلُوذُ

وَإِنْ رَدَدْتَنِي عَنْ جَنَابِكَ فَبِمَنْ أَعُوذُ

فَوَا أَسَفَاهُ مِنْ خَجْلَتِي

وَافْتِضَاحِي

وَوَالَهْفَاهُ مِنْ سُوْءِ عَمَلِي

وَاجْتِرَاحِي

اَسْأَلُكَ يَا غَافِرَ الذَّنْبِ الْكَبِيْرِ

وَيَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيْرِ

أَنْ تَهَبَ لِي مُوبِقَاتِ الْجَرَائِرِ

وَتَسْتُرَ عَلَيَّ فَاضِحَاتِ السَّرَائِرِ

وَلاَ تُخْلِنِي فِيْ مَشْهَدِ الْقِيَامَةِ مِنْ بَرْدِ عَفْوِكَ

وَغَفْرِكَ

وَلاَ تُعْرِنِيْ مِنْ جَمِيْلِ صَفْحِكَ

وَ سَتْرِكَ

إِلٰهِيْ ظَلِّلْ عَلٰى ذُنُوبِيْ غَمَامَ رَحْمَتِكَ

وَأَرْسِلْ عَلٰى عُيُوْبِيْ سَحَابَ رَأْفَتِكَ

اگر تو نے مجھے اپنے دربار سے نکال دیا تو میں کس کا سہارا لوں گا،

اگر تو نے مجھے اپنی درگاہ سے دھتکار دیا تو کس کی پناہ لوں گا،

پس وائے ہو میری شرمساری،

اور میری رسوائی پر۔

اور صد افسوس میری بدعملی پر،

اور میری آلودگی پر۔

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں! اے گناہانِ کبیرہ کو بخشنے والے

اے ٹوٹی ہڈی کو جوڑنے والے

میرے بدترین جرائم کو بخشش دے،

میرے رسوا کرنے والے بھیدوں کی پردہ پوشی فرما،

اور اپنی بخشش،

اور اپنی مغفرت سے، مجھ میدانِ محشر میں محروم نہ فرمانا۔

اور اپنی بہترین پردہ داری،

اور چشم پوشی سے محروم نہ کرنا۔

اے میرے معبود میرے گناہوں پر اپنی ابرِ رحمت کا سایہ ڈال،

اور میرے عیبوں پر اپنی مہربانی کی برکھا برسا،

إِلٰهِیْ هَلْ يَرْجِعُ الْعَبْدُ الْآبِقُ إِلَّا إِلٰى مَوْلَاهُ

أَمْ هَلْ يُجِيْرُهُ مِنْ سَخَطِهِ أَحَدٌ سِوَاهُ

إِلٰهِیْ إِنْ كَانَ النَّدَمُ عَلَى الذَّنْبِ تَوْبَةً

فَإِنِّي وَعِزَّتِكَ مِنَ النَّادِمِيْنَ

وَإِنْ كَانَ الاسْتِغْفَارُ مِنَ الْخَطِيْئَةِ حِطَّةً

فَإِنِّي لَكَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ

لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى

إِلٰهِیْ بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ تُبْ عَلَيَّ

وَبِحِلْمِكَ عَنِّي اعْفُ عَنِّي

وَبِعِلْمِكَ بِيْ ارْفُقْ بِيْ

إِلٰهِیْ أَنْتَ الَّذِيْ فَتَحْتَ لِعِبَادِكَ بَابًا إِلٰى عَفْوِكَ

سَمَّيْتَهُ التَّوْبَةَ

فَقُلْتَ تُوْبُوْا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحاً

فَمَا عُذْرُ مَنْ أَغْفَلَ دُخُولَ الْبَابِ بَعْدَ فَتْحِهِ

إِلٰهِیْ إِنْ كَانَ قَبُحَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ

فَلْيَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِكَ

اے میرے معبود! کیا بھاگا ہوا غلام، اپنے آقا کے سوا کسی اور کے پاس لوٹتا ہے!

یا یہ کہ آقا کی ناراضگی پر، سوائے اس کے کوئی اسے پناہ دے سکتا ہے!

میرے معبود! اگر گناہ پر ندامت کا مطلب توبہ ہے،

تو تیری عزت کی قسم! میں نادم ہونے والوں میں سے ہوں۔

اگر معافی مانگنے سے خطا معاف ہو جاتی ہے،

تو بے شک! میں تجھ سے معافی مانگنے والوں میں سے ہوں

تیری چوکھٹ پر کھڑا ہوں! جب تک تو راضی نہ ہو جائے۔

اے معبود اپنی قدرت سے میری توبہ قبول فرما،

اپنے حلم سے مجھے معاف فرما،

اپنے علم سے مجھ پر مہربانی فرما۔

الٰہی! تو وہ ہے جس نے بندوں پر اپنا عفو درگزر کا در کھول رکھا ہے،

جس کا نام توبہ ہے

اور تو نے ہی فرمایا ہے اللہ کے حضور سچی توبہ کرو

پس اس کا کیا عذر ہے جو کھلے دروازے میں داخل ہونے سے غفلت کرے!

اے معبود! اگر چہ تیرے بندے سے گناہ ہونا بری بات ہے،

لیکن تیری طرف سے اسکی معافی اچھی ہے۔

إِلٰهِیْ مَا اَنَاَ بِأَوَّلِ مَنْ عَصَاكَ فَتُبْتَ عَلَيْهِ

وَ تَعَرَّضَ لِمَعْرُوفِكَ فَجُدْتَّ عَلَيْهِ

يَا مُجِيبَ الْمُضْطَرِّ

يَا كَاشِفَ الضُّرِّ

يَا عَظِيمَ الْبِرِّ

يَا عَلِيْماً بِمَا فِي السِّرِّ

يَا جَمِيلَ السِّتْرِ

اسْتَشْفَعْتُ بِجُودِكَ

وَ كَرَمِكَ إِلَيْكَ

وَتَوَسَّلْتُ بِجَنَابِكَ

وَتَرَحُّمِكَ لَدَيْكَ

فَاسْتَجِبْ دُعَائِي

وَلَا تُخَيِّبْ فِيْكَ رَجَائِيْ

وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ

وَ كَفِّرْ خَطِيئَتِيْ

بِمَنِّكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

میرے معبود! میں ہی وہ پہلا نافرمان نہیں ہوں، جس کی توبہ تونے قبول کی ہو

وہ تیرے احسان کا طالب ہوا، تو، تونے اس پر عطا کی ہو

اے بے قراروں کی دعا قبول کرنے والے،

اے سختی ٹالنے والے،

اے بہت زیادہ احسان کرنے والے،

اے پوشیدہ رازوں کے جاننے والے،

اے بہتر پردہ پوشی کرنے والے

میں شفیع بناتا ہوں تیرے احسان کو،

اور تیری بخشش کو،

وسیلہ قرار دیتا ہوں تجھ کو،

اور تیرے رحم کو تیرے آگے۔

پس میری دعا قبول فرما،

اور جو میری امید ہے تجھ سے، اسے نہ توڑ،

اور میری توبہ کو شرفِ قبولیت بخش،

اور میری خطائیں معاف فرما

اپنے احسان، اور اپنی رحمت کے واسطے سے اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے

دوسری مناجات

مناجاتِ شاکین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إِلٰهِی إِلَیْكَ أَشْكُوْ نَفْساً بِالسُّوْءِ أَمَّارَةً

وَّإِلَى الْخَطِیئَةِ مُبَادِرَةً

وَّبِمَعَاصِیكَ مُوْلَعَةً

وَّلِسَخَطِكَ مُتَعَرِّضَةً

تَسْلُكُ بِی مَسَالِكَ الْمَهَالِكِ

وَتَجْعَلُنِی عِنْدَكَ أَهْوَنَ هَالِكٍ

كَثِیْرَةَ الْعِلَلِ

طَوِیْلَةَ الْاَمَلِ

إِنْ مَسَّهَا الشَّرُّ تَجْزَعُ

وَ إِنْ مَسَّهَا الْخَیْرُ تَمْنَعُ

مَیَّالَةً إِلَى اللَّعِبِ وَاللَّهْوِ

مَمْلُوْئَةً بِالْغَفْلَةِ وَالسَّهْوِ

دوسری مناجات

مناجات شاکین

ابتداہے خدائے مہربان ورحیم کے نام سے

الٰہی! میں تجھ سے اپنے نفس کی شکایت کرتا ہوں جو برائی پر اکسانے والا،

اورخطاء کی طرف بڑھنے والا،

اورتیری نافرمانی کرنے والا،

اورتیری ناراضگی مول لینے والا،

وہ مجھے تباہی کی راہوں پر لے جانے والا ہے۔

اوراس نے مجھے تیرے ہاں ذلیل وتباہ حال بنادیا۔

یہ بڑا بہانہ ساز،

لمبی امید والا ہے۔

اگراسے تکلیف ہو توشور مچاتا ہے،

اوراگر آرام پہنچے توچپ رہتا ہے،

یہ کھیل اورتماشہ کی طرف مائل ہے،

غفلت وبھول چوک سے بھراپڑا ہے

تُسْرِعُ بِیْ إِلَی الْحَوْبَةِ

وَتُسَوِّفُنِی بِالتَّوْبَةِ

إِلٰهِیْ أَشْكُو إِلَیْكَ

عَدُوّاً یُضِلُّنِیْ

وَشَیْطاناً یُغْوِیْنِیْ

قَدْمَلَأَ بِالْوَسْوَاسِ صَدْرِیْ

وَأَحَاطَتْ هَوَا جِسُهٗ بِقَلْبِیْ

یُعاضِدُ لِیَ الْهَوٰی

وَیُزَیِّنُ لِی حُبَّ الدُّنْیا

وَیَحُولُ بَیْنِی وَبَیْنَ

الطَّاعَةِ وَالزُّلْفٰی

إِلٰهِی إِلَیْكَ أَشْكُو

قَلْباً قاسِیاً

مَعَ الْوَسْوَاسِ مُتَقَلِّباً

وَبِالرَّیْنِ وَالطَّبْعِ مُتَلَبِّساً

وَعَیْناً عَنِ الْبُكاءِ مِنْ خَوْفِكَ جَامِدَةً

مجھے گناہ کی طرف تیزی سے لیجاتا ہے

اور توبہ کرنے میں تاخیر کرتا ہے

اے میرے معبود! میں تجھ سے شکایت کناں ہوں،

گمراہ کرنے والے دشمن کی،

اور بہکانے والے شیطان کی۔

اس نے میرے سینہ کو وسوسوں سے بھر دیا ہے،

اور میرے دل کو اس کی خواہشوں نے گھیر لیا ہے۔

بری خواہشوں میں مددگار ہے،

حبِ دنیا کو اچھا بنا کر پیش کرتا ہے،

اور سدراہ ہے میرے اور تیری،

اطاعت و بندگی کے مابین۔

الٰہی! میں شکایت کرتا ہوں

سیاہ قلب کی،

جو مسلسل وسوسوں میں سرگرداں،

اور زنگ اور تیرگی سے آلودہ ہیں،

اور اس آنکھ کی جو تیرے خوف سے گریہ نہیں کرتی،

وَ إِلٰی مَا یَسُرُّها طَامِحَةً

إِلٰهِیْ لاَ حَوْلَ لِیْ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِقُدْرَتِكَ

وَلَا نَجَاةَ لِیْ مِنْ مَكَارِهِ الدُّنْیا إِلَّا بِعِصْمَتِكَ

فَأَسْأَلُكَ بِبَلَاغَةِ حِكْمَتِكَ

وَنَفَاذِ مَشِیئَتِكَ

أَنْ لَا تَجْعَلَنِی لِغَیْرِ جُودِكَ مُتَعَرِّضاً

وَلاَ تُصَیِّرَنِی لِلْفِتَنِ غَرَضاً

وَكُنْ لِی عَلَی الْأَعْدَاءِ نَاصِراً

وَعَلَی الْمَخَازِی

وَالْعُیُوبِ سَاتِراً

وَمِنَ الْبَلَاءِ وَاقِیاً

وَعَنِ الْمَعَاصِی عَاصِماً

بِرَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ

یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ

اور جو چیز اچھی لگے اس سے خوش ہے

اے میرے معبود! میری حرکت اور میری قوت نہیں مگر سوائے تیری قدرت سے،

اور دنیا کی برائیوں سے میری نجات نہیں مگر سوائے تیری نگہداشت کے۔

پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری گہری حکمت،

اور تیری پوری ہونے والی مرضی کے واسطے سے

کہ مجھے سوائے اپنی بخشش کے کسی اور طرف نہ جانے دے،

اور مجھے فتنوں کا ہدف نہ بننے دے۔

اور بن جا دشمنوں،

اور میری رسوائیوں کے مقابل میرا مددگار،

اور عیبوں کی پردہ پوشی فرما،

اور مجھے مصیبتوں سے دور کر،

اور گناہوں سے بچائے رکھ۔

اپنی نوازش اور رحمت سے،

اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

۳۔ مناجات خائفین

(خوف کھانے والے)

کہا جاتا ہے کہ زندگی خوف اور امید سے عبارت ہے اور یہی حالت ایمان ہے۔ عموماً خوف کے معنی کسی شے سے پہنچنے والے نقصان سے ڈرنا کئے جاتے ہیں مگر خوف کے معنی اللہ سے ڈرنا نہیں بلکہ اللہ کی ناراضگی سے ڈرنا ہے عمل کے سرزد ہونے کے خوف دامن گیر ہونے کے سبب وہ مالک مہربان ناراض ہوتا ہے۔ انسان جس شے کا خوف دل میں رکھتا ہے اس سے بچنے کے لئے چارہ جوئی کرتا ہے۔ ایک مطیع خدا مسلمان کے پیش نظر ہمہ وقت جنت و جہنم کا منظر ہوتا ہے، عذاب جہنم کا خوف اسے رب تعالیٰ کی نافرمانی سے بچائے رکھتا ہے اس مناجات کے الفاظ انسان کو ایک ایسی کیفیت سے دوچار کردیتے ہیں کہ جس کے سبب وہ اطاعتِ الٰہی کی راہ پر گامزن ہوجاتا ہے۔

قرآن مجید میں :

خَافَ ۶مرتبہ،	خَافَتْ ۱مرتبہ،	خَافُوا ۱مرتبہ،	خِفْتُ ۲مرتبہ،
خِفْتُمْ ۱مرتبہ،	خِفْتُمْ ۸مرتبہ،	أَخَافُ ۲۳مرتبہ،	تَخَافُ ۱مرتبہ،
تَخَافاً ۱مرتبہ،	تَخَافُوا ۱مرتبہ،	تَخَافُونَ ۴مرتبہ،	تَخَافُونَهُمْ ۱مرتبہ،
تَخَافُوهُمْ ۱مرتبہ،	تَخَافِی ۱مرتبہ،	تَخَفْ ۹مرتبہ،	نَخَافُ ۱مرتبہ،
یُخَافُ ۵مرتبہ،	یُخَافُونَ ۱۱مرتبہ،	یُخَافَا ۱مرتبہ،	یَخَافُه ۱مرتبہ،
یَخَافُوا ۱مرتبہ،	خَافُونِ ۱مرتبہ،	نُخَوِّفُهُمْ ۱مرتبہ،	یُخَوِّفُ ۲مرتبہ،
یُخَوِّفُونَکَ ۱مرتبہ،	خَوْفُ ۲۱مرتبہ،	خَوْفًا ۴مرتبہ،	

چند احادیث تذکر کے لئے

۱۔ خوف (خدا) عارف لوگوں کا پردہ ہے۔

(حضرت علیؑ: غرر الحکم)

۲۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے صحیح معنی میں خوف کر کے شیطان سے بچتے رہو۔ جھوٹی آرزوؤں سے اجتناب کرتے رہو۔ کیوں کہ وہ تمہیں ہر طرح خوف زدہ کردیں گی۔

(حضرت امام محمد باقر علیہ السلام: بحار الانوار جلد نمبر ۷۸ صفحہ نمبر ۱۶۴)

۳۔ عذابِ الٰہی سے خوف متقین کا شیوہ ہے۔

(حضرت علیؑ۔ غرر الحکم)

۴۔ اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس نے تمہیں اپنی ذات کے متعلق ڈرایا ہے۔ اور اس سے اس قدر خوف کرو کہ اس کے اثرات تم سے ظاہر ہونے لگیں۔

(حضرت علیؑ۔ بحار الانوار جلد نمبر ۷۸ صفحہ نمبر ۷۰)

۵۔ اے فرزند آدم! اس وقت تک تم بہتری میں رہو گے.... جب تک کہ خوف تمہارا اوڑھنا اور حزن تمہارا بچھونا رہے گا۔

(حضرت امام زین العابدینؑ: بحار الانوار۔ جلد ۷۰ صفحہ نمبر ۳۸۲)

۶۔ بوقت شہادت امیر المومنین حضرت علیؑ نے اپنے فرزند حضرت امام حسنؑ کو جو وصیتیں فرمائیں۔ ان میں یہ بھی تھی کہ "میں تمہیں ظاہری اور باطنی دونوں صورتوں میں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

(بحار الانوار۔ جلد ۴۲ صفحہ نمبر ۲۰۳)

۷۔ تمام حکمتوں کی اصل اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوف ہے۔

(حضرت امام زین العابدین: بحار الانوار۔ جلد ۷۳ صفحہ نمبر ۳۸۴)

۸۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلندترین منزلت اس کی ہوگی جو تمام لوگوں سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوگا۔

(حضرت رسول خداؐ: بحار الانوار۔ جلد ۷۷ صفحہ نمبر ۱۸۰)

۹۔ حضرت پیغمبرؐ خدا نے حضرت علیؑ کو جو وصیتیں کی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے ...... اور تیسری بات: اللہ جل شانہ سے خوف، گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔

(بحار الانوار۔ جلد ۷۷ صفحہ نمبر ۴۹)

تیسری مناجات

مناجات خائفین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إِلٰهِي أَتَرَاكَ

بَعْدَالْإِيمان بِكَ تُعَذِّبُنِي

أَمْ بَعْدَ حُبِّي إِيَّاكَ تُبَعِّدُنِي

أَمْ مَعَ رَجائِي لِرَحْمَتِكَ

وَ صَفْحِكَ تَحْرِمُنِي

أَمْ مَعَ اسْتِجارَتِي بِعَفْوِكَ تُسْلِمُنِي

حَاشَا لِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ أَنْ تُخَيِّبَنِي

لَيْتَ شِعْرِي أَلِلشَّقَاءِ وَلَدَتْنِي أُمِّي

أَمْ لِلْعَنَاءِ رَبَّتْنِي

فَلَيْتَها لَمْ تَلِدْنِي

وَلَمْ تُرَبِّنِي

وَلَيْتَنِي عَلِمْتُ أَمِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِجَعَلْتَنِي

تیسری مناجات

مناجاتِ خائفین

ابتداء ہے خدائے مہربان اور رحیم کے نام سے

الٰہی ! کیا سمجھوں کہ،

تجھ پر ایمان رکھنے کے باوجود، تو مجھے عذاب کریگا!

یا تجھ سے محبت کروں، تو مجھے دور کرے گا!

یا تجھ سے امید رکھوں تیری رحمت کی،

اور تیری چشم پوشی کی، تو تو مجھے محروم کرے گا!

یا تیری عفودرگزر کی پناہ لوں، تو تو مجھے سپرد آگ کریگا!

تیری شان کریمی سے بعید ہے کہ تو مجھے ناامید کرے!

کاش میں جان سکتا، کہ میری ماں نے مجھے بدبختی کیلئے جنا

یا دکھ کیلئے پالا

کاش وہ مجھے نہ جنتی

اور نہ پالتی

اور کاش مجھے علم ہوتا کہ آیا تو نے مجھے نیک بختوں میں قرار دیا،

وَبِقُرْبِكَ

وَجِوَارِكَ خَصَصْتَنِيْ

فَتَقِرَّ بِذٰلِكَ عَيْنِيْ

وَتَطْمَئِنَّ لَهٗ نَفْسِيْ

إِلٰهِي هَلْ تُسَوِّدُ وُجُوْهًا خَرَّتْ سَاجِدَةً لِّعَظَمَتِكَ

أَوْ تُخْرِسُ أَلْسِنَةً نَّطَقَتْ بِالثَّنَاءِ عَلٰى مَجْدِكَ

وَجَلَالَتِكَ

أَوْ تَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبٍ انْطَوَتْ عَلٰى مَحَبَّتِكَ

أَوْ تُصِمُّ أَسْمَاعاً تَلَذَّذَتْ بِسَمَاعِ ذِكْرِكَ فِي إِرَادَتِكَ

أَوْتَغُلُّ أَكُفّاً رَفَعَتْهَا الْآمَالُ إِلَيْكَ رَجَاءَ رَأْفَتِكَ

أَوْتُعَاقِبُ أَبْدَاناً عَمِلَتْ بِطَاعَتِكَ

حَتّٰى نَحِلَتْ فِي مُجَاهَدَتِكَ

أَوْ تُعَذِّبُ أَرْجُلاً سَعَتْ فِي عِبَادَتِكَ

إِلٰهِي لَا تُغْلِقْ عَلٰى مُوَحِّدِيْكَ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

وَلَا تَحْجُبْ مُشْتَاقِيْكَ عَنِ النَّظَرِ إِلٰى جَمِيْلِ رُؤْيَتِكَ

إِلٰهِي نَفْسٌ أَعْزَزْتَهَا بِتَوْحِيْدِكَ

اور قرب،

ونزدیکی کے لئے مجھے خاص کیا!

تو اس سے میری آنکھیں روشن،

اور دل مطمعن ہوجاتا۔

الٰہی! کیا تو ان چہروں کو سیاہ کرے گا، جو تیری عظمت کے آگے سجدہ ریز ہیں!

یا ان زبانوں کو گنگ کرے گا، جو تیری اونچی شان،

اور جلالت کی تعریف کرتی ہیں!

کیا تو مہر لگائے گا ان دلوں پر، جو تیری محبت سے لبریز ہیں!

کیا تو ان کانوں کو بہرا کرے گا، جو تیرے ذکر کی لذت سے آشنا ہیں!

یا ان ہاتھوں کو باندھے گا، جن کو تیری رحمت کی امید پر تیرے حضور پھیلایا ہے

کیا ان جسموں کو عذاب دے گا، جنہوں نے تیری اطاعت کی،

حتیٰ کہ اس جدوجہد میں ناتواں ہوگئے!

یا ان پاؤں کو عذاب دے گا، جو تیری عبادت کیلئے دوڑتے ہیں!

الٰہی! جو تیری توحید کے پرستار ہیں ان پر بابِ رحمت بند نہ کر!

اور اپنے عشاق کو اپنی تجلیوں کے دیدار سے محروم نہ کر

اے معبود! جس کو تو نے اپنے توحید پر ایمان کی عزت دی،

كَيْفَ تُذِلُّهَا بِمَهَانَةِ هِجْرَانِكَ

وَضَمِيْرٌ اِنْعَقَدَ عَلٰى مَوَدَّتِكَ

كَيْفَ تُحْرِقُهُ بِحَرَارَةِ نِيْرَانِكَ

اِلٰهِىْ أَجِرْنِىْ مِنْ أَلِيْمِ غَضَبِكَ وَ عَظِيْمِ سَخَطِكَ

يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ

يَا رَحِيْمُ يَا رَحْمٰانُ

يَا جَبَّارُ يَا قَهَّارُ

يَا غَفَّارُ يَا سَتَّارُ

نَجِّنِىْ بِرَحْمَتِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

وَفَضِيْحَةِ الْعَارِ

إِذَا امْتَازَ الْاَخْيَارُ مِنَ الْاَشْرَارِ

وَحَالَتِ الْاَحْوَالُ

وَهَالَتِ الْاَهْوَالُ

وَقَرُبَ الْمُحْسِنُوْنَ

وَبَعُدَ الْمُسِيْئُوْنَ

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

تو کیوں کر اسے ہجر کی اہانت سے ذلیل کرے گا!

اور جس دل میں تیری محبت بسی ہے،

تو کیسے اسے اپنی آگ کی تپش سے جلائے گا!

الٰہی! مجھے بچا دردناک غیض وغضب، اور سخت ترین ناراضگی سے۔

اے محبت واحسان کرنے والے،

اے مہربانی ورحم کرنے والے،

اے زبردست وغلبے والے،

اے بخشنے والے واے پردہ پوش۔

اپنی رحمت سے مجھے نجات دے عذابِ جہنم سے،

اور رسوائی پر شرمندگی سے۔

جب! نیک لوگ بروں سے الگ ہوں گے،

اور حالات دگرگوں ہوں گے،

اور خوف وخطر گھیر لیں گے،

اور محسنین قریب ہوں گے،

اور گناہگار دھتکارے جائیں گے۔

اور ہر نفس اپنا کیا پورا پورا پالے گا اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔

۴۔ مناجات راجین

(اللہ سے امید کرنے والے)

زندگی کا حسن امید سے وابستہ ہے جب امید رب مہربان سے ہو تو یہی امید انسان کو گناہوں کی ذلت سے بچا کر اطاعتِ خدا کی وادی میں لے آتی ہے۔اللہ تعالیٰ کے عفو وکرم کی امید انسان کو توبہ کی جانب مہمیز کرتی ہے اور وہ راہ حق پر ثابت قدم ہو جاتا ہے۔ایک مسلمان کا ایمان کی حالت یہ ہونا چاہیئے کہ وہ امید رکھے کہ خدا تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دے گا جیسا کہ خود رب کائنات نے فرمایا ہے کہ یقیناً اللہ تمارے سب گناہ بخش دے گا''مگر یہ امید اسے گناہ پر آمادہ نہ کرے بلکہ یہ امید اس کے لئے ہر نیک کام (اگر چہ اس کے نزدیک وہ کمتر ہی ہو) پر عمل کا باعث بنے۔امید کے سہارے قدم آگے بڑھتے جائیں گے اور راہ کی ناگواریاں بھی گوارا ہو جائیں گی۔

قرآن مجید میں :

یرجون''۱۲مرتبہ''،	ارجوا ''امرتبہ''	ترجي ''امرتبہ''،	أرجه ''۲مرتبہ''،
یرجوا ''۵مرتبہ''،	ترجوا ''امرتبہ''	ترجون''۲مرتبہ''،	ترجوها''امرتبہ''،

استعمال ہوا ہے۔

چند احادیث تذکر کے لئے

۱۔ حضرت امام جعفر صادقؑ کے بارے میں راوی کہتا ہے کہ میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا:

''کچھ لوگ جو گناہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم (رحمت خدا کے) امیدوار ہیں۔وہ اسی حالت پر قائم رہتے ہیں یہاں تک کہ انہیں موت آلیتی ہے۔

(ان کے بارے میں آپؑ کیا فرماتے ہیں) حضرتؑ نے ارشاد فرمایا:

''ایسے لوگ آرزؤں کو ترجیح دیتے ہیں لیکن وہ جھوٹے ہیں۔صحیح معنوں میں امیدوار نہیں ہیں۔کیونکہ جو شخص کسی چیز کی امید رکھتا ہے اسے طلب کرنے کی کوشش کرتا ہے اور جو کسی چیز سے ڈرتا ہے اس سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔

چوتھی مناجات

مناجاتِ راجین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا مَنْ إِذَاسَأَ لَهُ عَبْدٌ أَعْطَاهُ

وَ إِذَا أَمَّلَ مَاعِنْدَهُ بَلَّغَهُ مُنَاهُ

وَ إِذَا أَقْبَلَ عَلَيْهِ قَرَّبَهُ وَأَدْنَاهُ

وَ إِذَا جَاهَرَهُ بِالْعِصْيَانِ سَتَرَعَلٰى ذَنْبِهِ وَغَطَّاهُ

وَ إِذَا تَوَكَّلَ عَلَيْهِ أَحْسَبَهُ وَكَفَاهُ

إِلٰهِيْ مَنِ الَّذِيْ نَزَلَ بِكَ مُلْتَمِساً قِرَاكَ فَمَا قَرَيْتَهُ

وَمَنِ الَّذِيْ أَنَاخَ بِبَابِكَ مُرْتَجِياً نَدَاكَ فَمَا أَوْلَيْتَهُ

أَيَحْسُنُ أَنْ أَرْجِعَ عَنْ بَابِكَ بِالْخَيْبَةِ مَصْرُوفاً

وَلَسْتُ أَعْرِفُ سِوَاكَ مَوْلًى بِالْإِحْسَانِ مَوْصُوفاً

كَيْفَ أَرْجُوْغَيْرَكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدِكَ

وَكَيْفَ أُؤَمِّلُ سِوَاكَ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ لَكَ

چوتھی مناجات

مناجاتِ راجین

ابتداء ہے خدائے مہربان اور رحیم کے نام سے

اے وہ کہ جب بندہ مانگے تو اسے عطاء کرتا ہے،

اور جب وہ کسی چیز کی امید رکھے تو اس کی آرزو پوری کرتا ہے

اور جب وہ اس کی طرف بڑھے تو اسے قریب کر لیتا ہے،

اور جب وہ اعلانیہ نافرمانی کرے تو اس کے گناہ پر پردہ ڈالتا،

اور ڈھانپتا ہے،

اور جو اس پر بھروسہ کرے اس کی ضرورت پوری کرتا ہے

الٰہی! جو تیری مہمانی کا طالب ہو تو کیا اس کی مہمانی نہ کرے؟

کون ہے جو تیرے در پر بخشش کی آس لئے آئے تو، تو اس پر احسان نہ کرے

کیا یہ مناسب ہے کہ میں واپس ہولوں تیرے در سے مایوسی لئے ہوئے

جب کہ میں تیرے سوا کوئی مولا نہیں پاتا، جو احسان وکرم کرنے والا ہو۔

تو پھر کیوں تیرے سوا کسی سے آس رکھوں، جب کہ ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے

اور کیوں تیرے سوا کسی سے آرزو کروں، جب کہ تو ہی خلق وامر کا مالک ہے۔

أَأَقْطَعُ رَجائِی مِنْكَ

وَقَدْ أَوْلَيْتَنِی مَا لَمْ أَسْأَلْهُ مِنْ فَضْلِكَ

أَمْ تُفْقِرُنِی إِلٰی مِثْلِیْ   وَ أَنَا أَعْتَصِمُ بِحَبْلِكَ

يَا مَنْ سَعِدَ بِرَحْمَتِهِ   الْقَاصِدُوْنَ

وَلَمْ يَشْقَ بِنِقْمَتِهِ   الْمُسْتَغْفِرُوْنَ

كَيْفَ أَنْسَاكَ   وَلَمْ تَزَلْ ذَاكِرِی

وَكَيْفَ أَلْهُوْ عَنْكَ   وَأَنْتَ مُرَاقِبِیْ

إِلٰهِی   بِذَيْلِ كَرَمِكَ   اَعْلَقْتُ يَدِیْ

وَلِنَيْلِ عَطَايَاكَ   بَسَطْتُ أَمَلِیْ

فَأَخْلِصْنِیْ   بِخَالِصَةِ تَوْحِيْدِكَ

وَاجْعَلْنِیْ   مِنْ صَفْوَةِ عَبِيْدِكَ

يَا مَنْ كُلُّ هَارِبٍ إِلَيْهِ يَلْتَجِیْ

وَكُلُّ طَالِبٍ إِيَّاهُ يَرْتَجِیْ

يَا خَيْرَ مَرْجُوٍّ

وَيَا أَكْرَمَ مَدْعُوٍّ

وَيَا مَنْ لَا يَرُدُّ سَائِلَهُ

آیا تجھ سے امید توڑ لوں!

کہ جب تو مجھے ہر چیز اپنے فضل و کرم سے بن مانگے عطا کرتا ہے

تو کیا مجھ جیسے کو کسی کا محتاج کرے گا؟   جب کہ میرا تیرا دامن پکڑے ہوئے ہوں

اے وہ! جس نے اپنی رحمت سے قصد کرنے والوں کو   بھلائی عطا کی،

اور جو معافی مانگنے والوں کو اپنے انتقام سے   تنگی نہیں دیتا،

کیسے تجھے بھول سکتا ہوں   جب کہ تیرے ذکر میں مصروف ہوں

اور کیسے تجھ سے غافل رہ سکتا ہوں   جب کہ تو میرا نگہبان ہے!

الٰہی!   میں نے تیرے دامنِ کرم کو   اپنے ہاتھوں میں تھام رکھا ہے

اور تیری عطاؤں کی   آرزو لئے ہوئے ہوں

پس مجھے اپنی توحید کے خالص پرستاروں   میں شامل فرما،

اور مجھے اپنے چنے ہوئے بندوں   میں قرار دے،

اے وہ   کہ جس کی پناہ ہر بھاگ کر آنے والا لیتا ہے،

اور جس سے ہر سائل امید رکھتا ہے،

اے بہترین امید بر لانے والے،

اے بہترین پکارے جانے والے۔

اے وہ   کہ جو سائل کو رد نہیں کرتا،

وَلاَ يُخَيَّبُ آمِلُهُ

يَا مَنْ بَابُهُ مَفْتُوحٌ لِّدَاعِيهِ

وَحِجَابُهُ مَرْفُوعٌ لِّرَاجِيهِ

أَسْأَلُكَ بِكَرَمِكَ

أَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ مِنْ عَطَائِكَ بِمَا تَقِرُّبِهِ عَيْنِي

وَمِنْ رَّجَائِكَ بِمَا تَطْمَئِنُّ بِهِ نَفْسِي

وَمِنَ الْيَقِينِ بِمَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيَّ مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا

وَتَجْلُوْبِهِ عَنْ بَصِيْرَتِي غَشَوَاتِ الْعَمٰى

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ

اور جو آرزومند کو مایوس نہیں کرتا،

اے وہ جس کا در پکارنے والے پر کھلا ہوا ہے،

اور امیدوار کیلئے پردہ اٹھا ہوا ہے،

میں تیرے کرم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں

کہ مجھ پر عطا سے ایسا احسان فرما جس سے میری آنکھیں، ٹھنڈی ہو جائیں

اور ایسی امید دے جس سے میرا دل مطمئن ہو جائے،

اور ایسا یقین عطا کر جس سے میرے لئے دنیا کی مصیبتیں ہلکی ہو جائیں

اور میری سمجھ بوجھ پر سے نادانی کے پردے دور ہو جائیں،

تیری رحمت کے واسطے سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

۵۔مناجات راغبین

(اللہ کی بارگاہ میں رغبت کرنے والے)

راغب، رغبت کرنے والا اسلامی مفہوم میں دیکھا جائے تو خدا کی بارگاہ میں رغبت کرنے والا فرد جس کی کیفیت یہ ہے کہ ہر آس ذاتِ کردگار سے وابستہ ہو۔اس کے رحم وکرم کا امیدوار ہو یعنی خدائے تعالیٰ کے سامنے سراپا تسلیم ہوجائے اپنے اموراس کے سپرد کر کے اس کی رحمت سے وابستہ ہوجائے۔خدا وند متعال کو قادر وقدیر سمجھتے ہوئے اپنی عاجزی اور درماندگی کا اعتراف کرتے ہوئے بخشش کا طلب گار ہو۔

قرآن مجید میں:

قرآن مجید میں لفظ یرغب ''ا'' مرتبہ استعمال ہوا ہے جس کے معنی رغبت کرنے کے ہیں۔

چند احادیث تذکر کے لئے

۱۔ ساری تعریفیں خدا کے لئے ہیں اس کی نعمتوں پر اور شکر و سپاس ہے اُن چیزوں پر جو اس نے الہام کیا اور حمد وثنا ہے ان کثیر مواہب اور بے شمار عطایا پر جو اس نے اپنے بندوں کو بے سوال کئے دیں اور اُن کامل نعمتوں پر جو سب کو عطا کیں اور پے در پے ہم کو دیتا رہا۔ایسی نعمتیں جو عدداً قابلِ شمار نہیں ہیں اور زیادتی جبران ناپذیر ہیں۔ان کے انتہا کا تصور ادراکِ بشر سے خارج ہے۔اس نے اپنے بندوں کو پے در پے نعمتوں کو دینے کے لئے ان کو شکر کی دعوت دی اور حمد وستائش کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے تا کہ وہ لوگ اس کے ذریعہ اپنی نعمتوں کو بڑی اور زیادہ کرسکیں۔

(جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا: گفتار دلنشین، اعیان الشعیہ جلد۱)

۲۔ جو شخص بھی قرآن کے ساتھ نشست و برخاست رکھے گا اس کے پاس سے جب اُٹھے گا اس کی کچھ چیزوں میں زیادتی حاصل ہوگی اور کچھ چیزوں میں کمی ہوگی۔ہدایت میں زیادتی ہوگی، جہالت و

اندھے پن میں کمی ہوگی۔اس بات سے آگاہ ہو جاؤ کہ قرآن حاصل کرنے کے بعد کسی کو فقر حاصل نہ ہوگا اور کے بغیر کسی کو کوئی عطا حاصل نہ ہوگی۔

(حضرت علیؑ: الحیاۃ جلد۲، صفحہ۱۰۱)

۳۔ اے لوگو! میں تمہارے بارے میں دو چیزوں سے بہت ڈرتا ہوں۔

۱۔ خواہشوں کی پیروی،

۲۔ طولانی آرزوئیں

خواہشوں کی پیروی حق سے روک دیتی ہے اور طویل آرزوئیں آخرت کو فراموش کرادیتی ہیں۔

(حضرت علیؑ: نہج البلاغہ، خطبہ۴۲)

۴۔ جو اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے، خدا اُس کے ظاہر کی اصلاح کرتا ہے،
جو اپنے دین کے لئے کام کرتا ہے، خدا اُس کی دنیا کے لئے کفایت کرتا ہے،
جو اپنے اور اپنے خدا کے درمیان اصلاح کر لیتا ہے،
خدا اُس کے اور لوگوں کے درمیان اصلاح کر دیتا ہے۔

(حضرت علیؑ: کلماتِ قصار۴۲۳)

۵۔ جو شخص دنیا کو بہت محبوب رکھتا ہے اُس کے دل سے آخرت کا خوف چلا جاتا ہے۔

(حضرت امام حسنؑ: گفتار دلنشین، بحوالہ بحارالانوار)

۶۔ قیامت کے دن اُسی کو امن حاصل ہوگا جو دنیا میں خدا سے ڈرتا رہا ہو۔

(حضرت امام حسینؑ: بحارالانوار، جلد۴۴)

۷۔ تین چیزیں کمر توڑ دیتی ہیں:

۱۔ اپنے عمل کو زیادہ سمجھنا،

۲۔ اپنے گناہوں کو بھول جانا،

۳۔ اپنی رائے کو سب سے بہتر سمجھنا۔

(حضرت امام باقرؑ: کتاب الخصال، جلد۲)

پانچویں مناجات

مناجاتِ راغبین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إِلٰهِي إِنْ كَانَ قَلَّ زَادِي فِي الْمَسِيْرِ إِلَيْكَ

فَلَقَدْ حَسُنَ ظَنِّيْ بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْكَ

وَ إِنْ كَانَ جُرْمِيْ قَدْ أَخَافَنِيْ مِنْ عُقُوْبَتِكَ

فَإِنَّ رَجَائِي قَدْ أَشْعَرَنِيْ بِالْأَمْنِ مِنْ نِقْمَتِكَ

وَ إِنْ كَانَ ذَنْبِيْ قَدْ عَرَّضَنِيْ لِعِقَابِكَ

فَقَدْ آذَنَنِيْ حُسْنُ ثِقَتِيْ بِثَوَابِكَ

وَ إِنْ أَنَامَتْنِي الْغَفْلَةُ عَنِ الْاِسْتِعْدَادِ لِلِقَائِكَ

فَقَدْ نَبَّهَتْنِي الْمَعْرِفَةُ بِكَرَمِكَ وَآلَائِكَ

وَ إِنْ أَوْحَشَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَرْطُ الْعِصْيَانِ وَالطُّغْيَانِ

فَقَدْ آنَسَنِيْ بُشْرَى الْغُفْرَانِ وَالرِّضْوَانِ

پانچویں مناجات

مناجاتِ راغبین

ابتداء ہے خدائے مہربان اور رحیم کے نام سے

اے معبود! اگر چہ تیری راہ میں سفر کے لئے میرا زادِ راہ کم ہے،

تو پھر بھی میں تجھ پر بھروسہ کے باعث پُر امید ہوں،

اور اگر چہ میرا جرم مجھے تیری سزا سے خوف دلاتا ہے۔

تاہم مجھ تیرے انتقام سے بچنے کی بشارت میری امید دیتی ہے

اور اگر چہ میرا گناہ مجھے تیرے عذاب کے سامنے لے آیا ہے

لیکن تجھ پر میرا اعتماد تیرے ثواب سے آگاہ کرتا ہے۔

اور اگر چہ غفلت نے مجھے تیری ملاقات کے لائق نہیں چھوڑا

لیکن تیری نوازش،

اور تیری نعمتوں سے واقفیت نے مجھے بیدار کر دیا ہے۔

اور اگر چہ میرے گناہوں

اور سرکشیوں نے تیرے اور میرے درمیان دوری پیدا کر دی ہے

تو بھی مجھے تیری مہربانی اور بخشش کی بشارت نے مانوس کر دیا

اَسْأَلُكَ بِسُبُحَاتِ وَجْهِكَ

وَبِأَنْوارِقُدُسِكَ

وَاَبتَهِلُ إِلَيْكَ بِعَوَاطِفِ رَحْمَتِكَ

وَلَطَائِفِ بِرِّكَ

أَنْ تُحَقِّقَ ظَنِّيْ بِمَا اُؤَمِّلُهُ

مِنْ جَزِيْلِ إِكْرَامِكَ

وَجَمِيْلِ إِنْعَامِكَ

فِي الْقُرْبٰى مِنْكَ

وَ الزُّلْفٰى لَدَيْكَ

وَالتَّمَتُّعِ بِالنَّظَرِ إِلَيْكَ

وَهَا اَنَا مُتَعَرِّضٌ لِنَفَحَاتِ رَوْحِكَ

وَعَطْفِكَ

وَمُنْتَجِعٌ غَيْثَ جُوْدِكَ

وَلُطْفِكَ

فَارٌّ مِّنْ سَخَطِكَ إِلٰى رِضَا كَ

هَارِبٌ مِّنْكَ إِلَيْكَ رَاجٍ

پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں! تیری ذات کی پاکیزگیوں،

اور تیرے انوار کی روشنیوں کے واسطے سے،

اور تیرے آگے التجاء کرتا ہوں تیری رحمت کی نرمی،

اور احسان کی لطافتوں کے واسطے سے،

کہ میرے خیال کو جس کی آرزو کرتا ہوں، اس پر پختہ کردے

کہ تیرے بڑے بڑے احسانوں،

اور پسندیدہ انعاموں میں سے،

میں تیرے قریب ہوجاؤں،

اور تیرے نزدیک ہوجاؤں،

اور تیرے آستان پر نظر ڈالوں۔

اور ہاں اب میں طالب ہوں تیری نسیم راحت کے انوار،

اور مہربانی کا۔

اور طالب ہوں تیری بخشش کی بارش،

اور لطف کا۔

میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی طرف لپکنے والا ہوں،

تجھ سے بھاگ کر تیری درگاہ میں امید لگائے ہوں،

أَحْسَنَ مَا لَدَيْكَ

مُعَوِّلٌ عَلٰى مَوَاهِبِكَ

مُفْتَقِرٌ إِلٰى رِعَايَتِكَ

إِلٰهِي مَا بَدَأْتَ بِهِ مِنْ فَضْلِكَ فَتَمِّمْهُ

وَمَا وَهَبْتَ لِي مِنْ كَرَمِكَ فَلَا تَسْلُبْهُ

وَمَا سَتَرْتَهُ عَلَيَّ بِحِلْمِكَ فَلَا تَهْتِكْهُ

وَمَا عَلِمْتَهُ مِنْ قَبِيحِ فِعْلِي فَاغْفِرْهُ

إِلٰهِي اِسْتَشْفَعْتُ بِكَ إِلَيْكَ

وَاسْتَجَرْتُ بِكَ مِنْكَ

أَتَيْتُكَ طَامِعاً فِي إِحْسَانِكَ

رَاغِباً فِي امْتِنَانِكَ

مُسْتَسْقِياً وَابِلَ طَوْلِكَ مُسْتَمْطِرًا غَمَامَ فَضْلِكَ

طَالِباً مَرْضَاتَكَ

قَاصِداً جَنَابَكَ

وَارِداً شَرِيعَةَ رِفْدِكَ

مُلْتَمِسًا سَنِيَّ الْخَيْرَاتِ مِنْ عِنْدِكَ

اس چیز کی جو تیرے ہاں بہتر ہے،

مجھے تیری عطاؤں پر اعتماد ہے۔

تیری رعایت کا محتاج ہوں۔

اے میرے معبود! تو نے جس مہربانی کا آغاز کیا ہے، اسے پورا فرما۔

اور اپنی نوازش سے جو کچھ مجھے عطا کیا ہے، اسے نہ چھین۔

اور اپنی بردباری سے جو پردہ پوشی کی ہے، اسے فاش نہ کر

اور میرے جن برے کاموں سے تو باخبر ہے، انہیں معاف فرما

الٰہی! میں تیرے سامنے تجھے ہی شفیع بناتا ہوں،

اور تجھ سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں،

تیرے پاس آیا ہوں، تیرے احسان کی خواہش لئے،

تیری بخشش کی رغبت رکھتا ہوے،

میں تیرے فضل کے بادلوں سے، تیری سخاوت کی بارش کا طلبگار ہوں۔

تیری رضاؤں کا طالب ہوں،

تیری طرف قدم بڑھانے والا ہوں،

تیری قبولیت کے گھاٹ پر اترا ہوں،

تجھ سے روشن بھلائیاں مانگنے حاضر ہوا ہوں،

وَافِداً إِلى حَضْرَةِ جَمالِكَ

مُرِيْدًا وَّجْهَكَ

طَارِقًا بَابَكَ

مُسْتَكِيْنًا لِّعَظَمَتِكَ

وَجَلَالِكَ

فَافْعَلْ بِيْ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ مِنَ الْمَغْفِرَةِ

وَالرَّحْمَةِ

وَلاَ تَفْعَلْ بِي ما أَنَا أَهْلُهُ مِنَ الْعَذَابِ

وَالنِّقْمَةِ

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ .

تیرے حضورِ جمال میں حاضر ہوں،

تیری ذات کی خاطر (حاضر ہوں)،

تیرا در کھٹکھٹاتا ہوں،

تیری عظمت،

اور تیری بزرگی کے سامنے عاجز ہوں۔

پس میرے ساتھ وہ سلوک کر جو تیرے شایانِ شان ہے، جو بخشش

و مہربانی ہے۔

اور مجھ سے وہ سلوک نہ کر جس کا میں اہل ہوں، جو عذاب،

اور گناہوں کی سزا ہے۔

تجھے تیری رحمت کا واسطہ، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

۶۔ مناجات شاکرین

(شکر کرنے والے)

شکرِ منعم واجب ہے خدا تعالیٰ نے انسان پر بے حد وحساب نعمتوں کی بارش کی ہے مزید برآں یہ بھی فرمایا کہ اگر تم شکر کروگے تو میں نعمتوں میں اضافہ کردں گا۔لہٰذا شکر کرنے والے میں اپنی بے مائیگی کا احساس نمایاں ہوگا اور یہی کیفیت حامل عبودیت ہے۔دراصل انسان خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر کرنے سے عاجز ہے کہ ادائیگی شکر کی توفیق بھی اسی کی عطا ہے لہٰذا جب تک زندگی کی نعمت میسر ہے انسان کو منعمِ حقیقی کا شکر گزار رہنا چاہیئے۔

قرآن مجید میں :

شکر 2مرتبہ، اشکر 3مرتبہ، تشکروا 1مرتبہ، تشکرون 19مرتبہ،
یشکر 3مرتبہ، یشکرون 9مرتبہ، اشکر 2مرتبہ، اشکروا 5مرتبہ،
شکراً 1مرتبہ، شکورا 2مرتبہ، شاکر 1مرتبہ، شاکرا 3مرتبہ،
شاکرون 1مرتبہ، الشاکرین 9مرتبہ شکور 9مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

چند احادیث تذکر کے لئے

۱۔ خداوند عزوجل فرماتا ہے۔میں اپنے بندہ مومن سے جس چیز کو پلٹاتا ہوں تو اس میں اس کے لئے بہتری قرار دیتا ہوں۔لہٰذا اسے میری قضا پر راضی رہنا چاہیے۔اور میری نعمتوں کا شکر بجالانا چاہیے۔ اے (میرے محبوب) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اگر وہ ایسا کرے گا تو) اسے میں اپنے نزدیک صدیقین میں لکھ دوں گا۔

(بحارالانوار جلد نمبر۲ صفحہ نمبر ۳۳۰)

۲۔ سب سے پہلی چیز جو تم پر اللہ کے لئے واجب ہوتی ہے۔وہ یہ ہے کہ اس کے احسانات کا شکر ادا کرو۔ اور اس کی رضا کو حاصل کرو۔

(غرر الحکم)

۳۔ نعمت کی معرفت شکر گزار کو ہوتی ہے اور نعمت کا شکر صرف عارف ہی کرتا ہے۔

(حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام۔بحارالانوار جلد نمبر ۷۸ صفحہ ۳۷۸)

۴۔ جسے شکر کی توفیق عطا ہوتی ہے۔وہ (نعمت میں) اضافہ سے محروم نہیں ہوتا ہے۔

(نہج البلاغہ۔حکمت ۱۳۴)

۵۔ جو شخص دل (کی گہرائیوں) سے نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے وہ اس شکر کو زبان پر لانے سے پہلے ہی مزید نعمتوں کا مستحق ہو جاتا ہے۔

(غرر الحکم)

۶۔ جس نعمت کا شکر ادا نہ کیا جائے وہ اس گناہ کی مانند ہے جسے معاف نہیں کیا جاتا۔

(بحارالانوار جلد نمبر ۷۸ صفحہ ۳۷۸)

چھٹی مناجات

مناجاتِ شاکرین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِلٰهِيْ أَذْهَلَنِيْ عَنْ إِقَامَةِ شُكْرِكَ تَتَابُعُ طَوْلِكَ

وَأَعْجَزَنِيْ عَنْ إِحْصَاءِ ثَنَائِكَ فَيْضُ فَضْلِكَ

وَشَغَلَنِيْ عَنْ ذِكْرِ مَحَامِدِكَ تَرَادُفُ عَوَائِدِكَ

وَأَعْيَانِيْ عَنْ نَشْرِ عَوَارِفِكَ تَوَالِيْ أَيَادِيْكَ

وَهٰذَا مَقَامُ مَنِ اعْتَرَافَ بِسُبُوْغِ النَّعْمَاءِ

وَقَابَلَهَا بِالتَّقْصِيْرِ

وَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْإِهْمَالِ

وَالتَّضْيِيْعِ

وَأَنْتَ الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ الْبَرُّ الْكَرِيْمُ

الَّذِيْ لَا يُخَيِّبُ قَاصِدِيْهِ

وَلَا يَطْرُدُ عَنْ فِنَائِهِ آمِلِيْهِ

بِسَاحَتِكَ تَحُطُّ رِحَالُ الرَّاجِيْنَ

چھٹی مناجات

مناجاتِ شاکرین

ابتداء ہے خدائے مہربان اور رحیم کے نام سے

میرے معبود! تیری مسلسل نوازشوں نے مجھے، تیرا شکر ادا کرنے سے غافل کر دیا ہے

اور تیرے فضلِ مسلسل نے مجھے، تیری ثناء کا احاطہ کرنے سے عاجز کر دیا ہے

اور تیری متواتر مہربانیوں نے مجھے، تیری تعریفوں کے بیان سے بے دھیان کر دیا ہے

اور تیری مسلسل نعمتوں نے مجھے، تیرے احسانات کے ذکر سے تھکا کر رکھ دیا ہے

یہی وہ مقام ہے اس شخص کا جو تیری نعمتوں کا معترف،

اور ان پر شکر کرنے سے قاصر ہے۔

اور وہ اپنی اس بے دھیانی

اور بے فکری پر خود ہی گواہ ہے۔

اور تو ہی شفیق و مہربان، اور نیک نام و سخی ہے،

جو اپنی درگاہ کا قصد کرنے والوں کو ناامید نہیں کرتا

اور آس لگانے والوں کو اپنے آستانے سے دور نہیں کرتا

اور تیرے ہی در پر امیدواروں کے قافلے اترتے ہیں

وَبِعَرْصَتِكَ تَقِفُ آمَالُ الْمُسْتَرْفِدِيْنَ

فَلاَ تُقَابِلْ آمَالَنَا بِالتَّخْيِيْبِ وَالْاِيَاسِ

وَلاَ تُلْبِسْنَا سِرْبَالَ الْقُنُوْطِ وَالْاِبْلاَسِ

اِلٰهِيْ تَصَاغَرَ عِنْدَ تَعَاظُمِ آلاَئِكَ شُكْرِيْ

وَتَضَائَلَ فِيْ جَنْبِ اِكْرَامِكَ اِيَّايَ ثَنَائِيْ وَنَشْرِيْ

جَلَّلَتْنِيْ نِعَمُكَ مِنْ اَنْوَارِ الْاِيْمَانِ حُلَلاً

وَضَرَبَتْ عَلَيَّ لَطَائِفُ بِرِّكَ مِنَ الْعِزِّ كِلَلاً

وَقَلَّدَتْنِيْ مِنَنُكَ قَلاَئِدَ لاَ تُحَلُّ

وَطَوَّقَتْنِيْ اَطْوَاقاً لاَ تُفَلُّ

فَآلاَؤُكَ جَمَّةٌ

ضَعُفَ لِسَانِيْ عَنْ اِحْصَائِهَا

وَنَعْمَاؤُكَ كَثِيْرَةٌ

قَصُرَ فَهْمِيْ عَنْ اِدْرَاكِهَا

فَضْلاً عَنِ اسْتِقْصَائِهَا

فَكَيْفَ لِيْ بِتَحْصِيْلِ الشُّكْرِ

وَشُكْرِيْ اِيَّاكَ يَفْتَقِرُ اِلٰى شُكْرٍ

اور تیرے ہی میدان میں طالبانِ نعمت کی تمنائیں جگہ پاتی ہیں

پس ہماری چاہتوں کے مقابل ناامیدی اور یاس نہ دے

اور ہمیں ناامیدی و پشیمانی کا لباس نہ پہنا

اے معبود! میرا شکر وسپاس تیری عظیم نعمتوں کے سامنے کم تر ہے

اور تیری عظمتوں کے مقابل میری زبان سے تیری تعریف، اور ذکر بے مایہ ہے

تیری نعمتوں نے مجھے ایمان کی نورانی پوشاکوں سے ڈھانپ دیا ہے

اور تیری خوش آئند بھلائی نے مجھے عزت کے تاج پہنا دیئے ہیں

تو نے مجھے فخر کے وہ زیور پہنائے جو اترتے نہیں،

پس تیری مہربانیاں زیادہ ہیں،

اور گردن میں وہ ہار ڈالا جو ٹوٹتا نہیں،

میری زبان عاجز ہے اِن کا احاطہ کرنے سے،

اور تیری نعمتیں کثیر ہیں۔

اور میرا فہم قاصر ہے ان کو سمجھنے سے،

چہ جائیکہ کہ ان کی تعداد کو جان سکے

تو میں کیسے مقامِ شکر حاصل کروں،

کہ میرا شکر کرنا بھی محتاجِ شکر ہے۔

فَكُلَّما قُلْتُ لَكَ الْحَمْدُ

وَجَبَ عَلَيَّ لِذٰلِكَ أَنْ أَقُولَ لَكَ الْحَمْدُ

إِلٰهِيْ فَكَما غَذَّيْتَنَا بِلُطْفِكَ

وَرَبَّيْتَنا بِصُنْعِكَ

فَتَمِّمْ عَلَيْنا سَوابِغَ النِّعَمِ

وَادْفَعْ عَنَّا مَكارِهَ النِّقَمِ

وَآتِنَا مِنْ حُظُوْظِ الدَّارَيْنِ أَرْفَعَها

وَ أَجَلَّهَا عَاجِلاً

وَّ آجِلاً

وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حُسْنِ بَلَائِكَ

وَ سُبُوْغِ نَعْمَائِكَ

حَمْداً يُّوافِقُ رِضَاكَ

وَيَمْتَرِی الْعَظِيْمَ مِنْ بِرِّكَ

وَنَدَاكَ

يَاعَظِيمُ يَا كَرِيمُ

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

جب میں کہوں کہ تیرے لئے حمد ہے،

تو واجب ہے اس کے لئے کہ میں کہوں تیرے لئے حمد ہے۔

اے میرے معبود! پس جیسے تو نے ہمیں اپنے لطف سے غذا دی،

اور اپنے احسان سے پالا،

تو ہم پر کثیر نعمتیں بھی تمام فرما،

اور ہم سے عذاب کی سختیاں دور فرما،

اور ہمیں دنیا و آخرت میں بہتر عطا فرما،

اور بیشتر حصہ، اب بھی،

اور تب بھی۔

تیری بہترین آزمائش،

اور کثیر نعمتوں پر، تیرے لئے حمد ہے۔

ایسی حمد جو تیری رضا

اور تیرے عظیم احسان کے موافق ہو

اور بخشش کو حاصل کرے۔

اے عظیم، اے کریم،

تجھے تیری رحمت کا واسطہ، اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

۷۔ مناجاتِ مطیعین

(اطاعت کرنے والے)

ایسے افراد جو ہر لمحے اطاعت پروردگار میں مصروف ہوں، یہ افراد ہی گروہ مقربین سے ہیں۔ اطاعت گذاری مسرشتِ بندگی ہے۔ خدا کے اطاعت گذار بندے ہر لمحے اس کی بارگاہ میں حمد وثنا کے ساتھ حاضر رہتے ہیں۔ یہ اپنی ہر طلب کو خدا سے وابستہ رکھے ہوئے اس کی بارگاہ میں اطاعت گذاری کرتے ہیں۱

<u>قرآن مجید میں</u>:

اطاع 1 مرتبہ، اطاعونا 1 مرتبہ، فاطاعوہ 1 مرتبہ، اطعنم 1 مرتبہ،
اطعفوھم 1 مرتبہ، اطعنا 7 مرتبہ، اطعنکم 1 مرتبہ، تطع 8 مرتبہ،
تطعہ 1 مرتبہ، تطعھما 2 مرتبہ، تطیعوا 5 مرتبہ، تطیعوہ 1 مرتبہ،
تطیع 1 مرتبہ، یطع 6 مرتبہ، سنطیکم 1 مرتبہ، یطعکم 1 مرتبہ،
یطیعون 1 مرتبہ، أطعن 1 مرتبہ، أطیعو 14 مرتبہ، اطیعون 11 مرتبہ
یطاع 2 مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

<u>چند احادیث تذکر کے لئے</u>

۱۔ (خدا کی) اطاعت زیرک وذہین لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے۔

(غرر الحکم)

۲۔ اطاعت الٰہی ہر قسم کا بچاؤ ہے۔

(غرر الحکم)

۳۔ خدا کی اطاعت اس کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔

(غرر الحکم)

۴۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہر اچھائی کی کنجی اور ہر خرابی کی اصلاح ہے۔

(غرر الحکم)

۵۔ خدا کی رحمت کے زیادہ مستحق وہ لوگ ہیں جو اس کی اطاعت کے زیادہ پابند ہیں۔

(غرر الحکم)

۶۔ اطاعتوں میں استقلال اختیار کرو اور نیکی کے کاموں کی طرف جلدی کرو۔

(غرر الحکم)

۷۔ یقیناً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوست وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کرے،
اگرچہ ان سے کوئی قرابت نہ رکھتا ہو،
اور ان کا دشمن وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی کرے،
اگرچہ آنحضرتؐ کی نزدیکی کی قرابت رکھتا ہو۔

(نہج البلاغہ۔ حکمت ۹۴)

۸۔ اگر تم کچھ دیکھ لیتے جو تم میں سے مرجانے والوں نے دیکھا ہے تو تمہاری چیخیں نکل جائیں اور تم سست پڑ جاتے اور اطاعت کرتے۔

(نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۲۰)

۹۔ اپنے تمام کاموں میں اللہ کی اطاعت کرو۔ کیونکہ اللہ کی اطاعت دوسری تمام چیزوں پر مقدم ہے۔

(حارث ہمدارنی کے نام حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا مکتوب نمبر ۴۹)

۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اپنی محبت کے آداب تعلیم کئے۔ اور فرمایا۔ یقیناً آپؐ خلق عظیم کے درجہ پر فائز ہیں۔ پھر اپنی اطاعت کے امور ان کے سپرد کر کے فرمایا۔ ''جو کچھ رسولؐ تمہیں عطا فرمائیں۔ اسے لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ۔

(بحار الانوار جلد نمبر ۱۷ صفحہ نمبر ۳ حدیث اول)

ساتویں مناجات

مناجاتِ مطیعین للّٰہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰهُمَّ أَلۡهِمۡنَا طَاعَتَكَ

وَجَنِّبۡنَا مَعۡصِيَتَكَ

وَيَسِّرۡ لَنَا بُلُوۡغَ مَا نَتَمَنّٰى مِنِ ابۡتِغَاءِ رِضۡوَانِكَ

وَأَحۡلِلۡنَا بُحۡبُوۡحَةَ جِنَانِكَ

وَاقۡشَعۡ عَنۡ بَصَائِرِنَا سَحَابَ الۡاِرۡتِيَابِ

وَاكۡشِفۡ عَنۡ قُلُوۡبِنَا أَغۡشِيَةَ الۡمِرۡيَةِ وَالۡحِجَابِ

وَأَزۡهِقِ الۡبَاطِلَ عَنۡ ضَمَائِرِنَا

وَأَثۡبِتِ الۡحَقَّ فِيۡ سَرَائِرِنَا

فَإِنَّ الشُّكُوۡكَ وَالظُّنُوۡنَ لَوَاقِحُ الۡفِتَنِ

وَمُكَدِّرَةٌ لِصَفۡوِ الۡمَنَائِحِ وَالۡمِنَنِ

اَللّٰهُمَّ احۡمِلۡنَا فِيۡ سُفُنِ نَجَاتِكَ

وَمَتِّعۡنَا بِلَذِيۡذِ مُنَاجَاتِكَ

ساتویں مناجات

مناجاتِ مطیعین للہ

ابتداء ہے خدائے مہربان اور رحیم کے نام سے

اے میرے معبود! ہمیں اپنی اطاعت کی تعلیم دے

اور اپنی نافرمانی سے بچائے رکھ

اور ہمارے لئے آسان فرما، ان تمناؤں تک پہنچنا جو تیری حصولِ رضا کا ذریعہ ہوں

اور اپنی جنت کے وسط میں جگہ دے

اور ہماری آنکھوں سے شک کے بادل ہٹا،

اور ہمارے دلوں سے پردے شک اور حجاب کو ہٹا،

اور ہمارے ضمیروں سے باطل کو مٹا،

اور ہمارے باطن میں حق کو قائم کر،

کیونکہ شکوک اور گمان فتنہ پیدا کرتے ہیں۔

اور بخشش کی چمک اور احسان کو داغ دار کرتے ہیں۔

اے معبود! ہمیں نجات کے سفینوں میں اتار،

اور اپنے حضور مناجات کی لذت نصیب فرما،

وَأَوْرِدْنا حِيَاضَ حُبِّكَ

وَ أَذِقْنا حَلَاوَةَ وُدِّكَ وَقُرْبِكَ

وَاجْعَلْ جِهَادَنا فِيْكَ

وَهَمَّنَا فِيْ طَاعَتِكَ

وَأَخْلِصْ نِيَّا تِنَا فِيْ مُعَامَلَتِكَ

فَإِنَّا بِكَ وَلَكَ

وَلاَ وَسِيْلَةَ لَنا إِلَيْكَ إِلاَّ أَنْتَ

إِلٰهِيْ اِجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ

وَأَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ الْاَبْرَارِ

السَّابِقِيْنَ إِلَى الْمَكْرُمَاتِ

الْمُسَارِعِيْنَ إِلَى الْخَيْرَاتِ

الْعَامِلِيْنَ لِلْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ

السَّاعِيْنَ إِلَى رَفِيْعِ الدَّرَجَاتِ

إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

وَبِالْإِ جَابَةِ جَدِيْرٌ

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ

اور ہمیں اپنی محبت کے حوضوں میں داخل فرما،

اور اپنی محبت وقرب کی مٹھاس چکھا،

اور ہماری کوشش کو اپنی راہ میں قرار دے،

اور اپنی اطاعت کی ہمت عطا کر،

اور اپنے ساتھ معاملے میں ہماری نیتوں کو خالص فرما،

کہ ہم تیرے ساتھ اور تیرے لئے ہیں۔

اور سوائے تیرے، ہمارا کوئی وسیلہ نہیں تیری بارگاہ میں۔

الٰہی! مجھے اپنے چنے ہوئے نیک لوگوں میں قرار دے،

اور مجھے نیکوکار پاک دل لوگوں میں شامل فرما،

جو خوبیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں،

اور نیکیوں میں جلدی کرنے والے ہیں،

جو اچھے آثار پر عمل کرنے والے ہیں،

اور بلند درجات کے حصول میں کوشاں ہیں۔

بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے،

اور قبول کرنے کا اہل ہے،

تجھے تیری رحمت کا واسطہ، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

۸۔ مناجاتِ مریدین

(ارادہ کرنے والوں کی)

مرید کے معنی صاحب ارادہ یا ارادہ کرنے والا اور مراد کے معنی جس کا ارادہ کیا جائے۔ دنیا میں کئے جانے والے ہر عمل، ہر دعا و عبادت کی غرض و غایت اللہ تعالیٰ کی جانب بڑھنے کے ارادے سے ہو۔ اس طرح اللہ ہم سب کی مراد اور ہمیں اسی کا ارادہ کئے ہوئے ہونا چاہیے یعنی ہر عمل اسی کی قربت، رضا اور خوشنودی کے ارادے سے ہو۔ ارادہ ایک قلبی کیفیت کا نام ہے۔ کسبِ دنیا، کسبِ آخرت اور کسبِ معاش سبھی کی بنیاد، غرض و غایت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی طلب کرنے کا ارادہ ہونا چاہیے۔

<u>قرآن مجید میں :</u>

یرید امرتبہ، نرید امرتبہ استعمال ہوا ہے، جس کے معنی ارادہ کے ہیں۔

<u>چند احادیث تذکر کے لئے</u>

۱۔ پیغمبر خداؐ کی شان میں فرمایا۔ ’’(خداوندا) وہ تیری خوشنودیوں کی طرف بڑھنے کے لئے مضبوطی سے جم کر کھڑے ہوگئے، نہ آگے بڑھنے سے منہ موڑا، اور نہ ہی ارادے میں کمزوری کو راہ دی‘‘۔

(حضرت علیؑ۔ نہج البلاغہ۔ خطبہ نمبر ۷۲)

۲۔ حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام جب اس آیت ’’اے ایماندارو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ‘‘ (توبہ ۱۱۹) کی تلاوت فرماتے تو دعا مانگتے:

’’خداوندا! مجھے اس دعوت کے اعلیٰ درجات پر فائز فرما اور ارادے کی پختگی کے ساتھ مجھے استقامت عطا فرما۔‘‘

(بحار الانوار جلد نمبر ۷۸ صفحہ ۱۵۳)

۳۔ جس کے ارادے ناپختہ ہوتے ہیں، اس کا تیر پلٹ کر خود ہی اسے ہی آن لگتا ہے۔

(حضرت علی علیہ السلام۔ غرر الحکم)

۴۔ جس چیز کی ہدایت (منزل مقصود کا راستہ) تمہارے سامنے واضح نہیں، اس کا ارادہ نہ کرو۔

(حضرت علی علیہ السلام۔ غرر الحکم)

۵۔ اصل دور اندیشی پختہ ارادہ میں ہے، اور اس کا پھل کامیابی ہے۔

(غرر الحکم)

۶۔ سستی کے مقابلے میں پختہ ارادے کے ساتھ ڈٹ جاؤ۔

(غرر الحکم)

۷۔ (خداوندا!) تو جانتا ہے کہ جو شخص تیری طرف چل کر آتا ہے اس کا بہترین توشہ ارادہ کی پختگی ہے۔ جس سے وہ تجھے اختیار کرتا ہے۔

(دعائیہ کلمات۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ۔ مفاتیح الجنان اعمال ماہ رجب)

۸۔ یہ کتنی صحیح مثالیں اور شفا بخش نصیحتیں ہیں، بشرطیکہ انہیں

☆ پاکیزہ دل، ☆ سننے والے کان،

☆ مضبوط رائیں اور ☆ ہوشیار عقلیں نصیب ہوں۔

(حضرت علیؑ۔ نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۸۳)

۹۔ تمام حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے شریعت اسلام کو جاری کیا۔ ہدایت پر چلنے والوں کے لئے اس کے قوانین کو آسان فرمایا۔ اور اس کے ارکان کو حریف کے مقابلے میں غلبہ و سرفرازی عطا فرمائی۔ چنانچہ جو اس سے وابستہ ہو اس کے لئے امن ہے .... سمجھنے بوجھنے اور سوچ بچار کرنے والے کے لئے روشن نشانی اور ارادہ کرنے والے کے لئے بصیرت ہے۔

(حضرت علیؑ۔ نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۰۴)

۱۰۔ دل کی کوتاہیوں کے مرض کا علاج، عزم راسخ سے اور

آنکھوں کی خواب غفلت کا مداوا، بیداری سے کرو۔

(حضرت علیؑ۔ نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۲۲۳)

آٹھویں مناجات

مناجاتِ مريدين

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ مَا أَضْيَقَ الطُّرُقَ عَلَى مَنْ لَّمْ تَكُنْ دَلِيْلَهُ

وَمَا أَوْضَحَ الْحَقَّ عِنْدَ مَنْ هَدَيْتَهُ سَبِيلَهُ

إِلٰهِيْ فَاسْلُكْ بِنَا سُبُلَ الْوُصُوْلِ إِلَيْكَ

وَسَيِّرْنَا فِي أَقْرَبِ الطُّرُقِ لِلْوُفُوْدِ عَلَيْكَ

قَرِّبْ عَلَيْنَا الْبَعِيدَ

وَسَهِّلْ عَلَيْنَا الْعَسِيْرَ الشَّدِيْدَ

وَأَلْحِقْنَا بِعِبَادِكَ

الَّذِينَ هُمْ بِالْبِدَارِ إِلَيْكَ يُسَارِعُوْنَ

وَبَابَكَ عَلَى الدَّوَامِ يَطْرُقُوْنَ

وَإِيَّاكَ فِيْ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ يَعْبُدُوْنَ

وَهُمْ مِنْ هَيْبَتِكَ مُشْفِقُوْنَ

الَّذِينَ صَفَّيْتَ لَهُمُ الْمَشَارِبَ

آٹھویں مناجات

مناجاتِ مریدین

ابتداء ہے خدائے مہربان اور رحیم کے نام سے

تو پاک ہے، اس کے لئے راستے کتنے تنگ ہیں، جس کا رہبر تو نہ ہو،

اور اس کے لئے حق کتنا واضح ہے، جسے تو راستہ بتائے۔

الٰہی! ہمیں اپنی درگاہ تک پہنچانے والے راستوں پر چلا،

اور ہمیں اپنی طرف لے جانے والے قریب ترین راستوں پر رواں فرما

ہمارے لئے قریب فرما، جو دور ہے،

اور ہمارے لئے آسان فرما، جو مشکل اور کٹھن ہے،

اور ہمیں ملا دے اپنے ان بندوں سے،

جو تیری طرف لپکنے میں جلدی کرنے والے ہیں،

اور تیرے درِ رحمت کو ہمیشہ کھٹکھٹانے والے ہیں،

اور رات دن تیری عبادت میں مشغول ہیں،

اور تیری ہیبت سے خائف ہیں

وہ وہی ہیں جن کی سیرابی کی جگہوں کو تو نے پاک کیا،

وَبَلَّغْتَهُمُ الرَّغَائِبَ

وَأَنْجَحْتَ لَهُمُ الْمَطَالِبَ

وَقَضَيْتَ لَهُمْ مِنْ فَضْلِكَ الْمَآرِبَ

وَمَلَاءِ تَ لَهُمْ ضَمَائِرَهُمْ مِنْ حُبِّكَ

وَرَوَّيْتَهُمْ مِنْ صَافِيْ شِرْبِكَ

فَبِكَ إِلَى لَذِيْذِ مُنَاجَاتِكَ وَصَلُوا

وَمِنْكَ أَقْصَى مَقَاصِدِهِمْ حَصَّلُوا

فَيَا مَنْ هُوَعَلَى الْمُقْبِلِيْنَ عَلَيْهِ مُقْبِلٌ

وَبِالْعَطْفِ عَلَيْهِمْ عَائِدٌ مُفْضِلٌ

وَبِالْغَافِلِيْنَ عَنْ ذِكْرِهِ رَحِيْمٌ رَّءُ وْفٌ

وَّبِجَذْبِهِمْ إِلَى بَابِهِ وَدُوْدٌ عَطُوفٌ

أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنِي

مِنْ أَوْفَرِهِمْ مِنْكَ حَظّاً

وَّأَعْلَاهُمْ عِنْدَكَ مَنْزِلاً

وَّأَجْزَلِهِمْ مِنْ وُدِّكَ قِسْماً

وَّأَفْضَلِهِمْ فِي مَعْرِفَتِكَ نَصِيبًا

اورانہیں ان کی چاہتوں تک پہنچایا

اورانہیں ان کے مقاصد میں کامیاب کیا،

اوراپنے کرم سے ان کی حاجات پوری فرمائیں،

اوران کے دلوں کو اپنی محبت سے لبریز کردیا،

اورانہیں شفاف گھاٹ سے سیراب کیا،

وہ تجھ سے لذت مناجات کے سبب تیری بارگاہ میں پہنچے،

اورتجھ سے انہوں نے اپنے تمام مقاصد حاصل کئے۔

پس اے وہ کہ جو اپنی طرف رخ کرنے والوں کی جانب متوجہ ہے،

اوراپنی مہربانی سے انہیں مسلسل نعمت دینے اور بخشنے والا ہے،

اوراپنے ذکر سے غفلت کرنے والوں پر نرم اور مہربان ہے،

اوراپنے در پر لانے میں محبت و مہربانی کرنے والا ہے،

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں! مجھے ان لوگوں میں قرار دے،

جو تیرے ہاں زیادہ حصہ رکھتے ہیں،

تیرے حضور ان کا مقام بلند ہے،

اورانہوں نے تیری رحمت کا زیادہ حصہ پایا ہے،

اوروہ تیری معرفت میں بھی بہت زیادہ حصہ پا چکے ہیں،

فَقَدِ انْقَطَعَتْ إِلَيْكَ هِمَّتِيْ

وَانْصَرَفَتْ نَحْوَكَ رَغْبَتِيْ

فَأَنْتَ لَا غَيْرُكَ مُرَادِيْ

وَلَكَ لَا لِسِوَاكَ سَهَرِيْ

وَسُهَادِيْ

وَلِقَاؤُكَ قُرَّةُ عَيْنِيْ

وَوَصْلُكَ مُنَىٰ نَفْسِيْ

وَإِلَيْكَ شَوْقِيْ

وَفِيْ مَحَبَّتِكَ وَلَهِيْ

وَإِلٰى هَوَاكَ صَبَابَتِيْ

وَرِضَاكَ بُغْيَتِيْ

وَرُؤْيَتُكَ حَاجَتِي

وَجِوَارُكَ طَلَبِي

وَقُرْبُكَ غَايَةُ سُؤْلِي

وَفِيْ مُنَاجَاتِكَ رَوْحِي

وَرَاحَتِيْ

پس میری ہمت تجھ تک آ کر ٹوٹ گئی ہے،

اور میں نے اپنی چاہت تیری طرف پھیر لی ہے،

پس تو ہی ہے تیرے سوا میرا کوئی مطلوب نہیں

اور میری بیداری،

اور میری نیند، کسی کے لئے نہیں سوائے تیرے

اور تیری ملاقات میری آنکھوں کی ٹھنڈک،

اور تیرا وصل میری دلی آرزو،

اور تیرا ہی شوق،

اور تیری ہی محبت کا جنون،

اور تیری ہی چاہت میرا عشق،

اور تیری ہی رضا میرا مقصود،

اور تیرا نظارہ ہی میری ضرورت،

اور تیرا ساتھ میری طلب،

تیرا قرب میری انتہائی خواہش،

اور تجھ سے راز و نیاز میری خوشی،

اور راحت ہے۔

وَعِنْدَكَ دَوَاءُ عِلَّتِيْ
وَشِفَاءُ غُلَّتِيْ
وَبَرْدُ لَوْعَتِيْ
وَكَشْفُ كُرْبَتِيْ
فَكُنْ أَنِيْسِيْ فِي وَحْشَتِيْ
وَمُقِيْلَ عَثْرَتِيْ
وَغَافِرَ زَلَّتِيْ
وَقَابِلَ تَوْبَتِيْ
وَمُجِيبَ دَعْوَتِيْ
وَوَلِيَّ عِصْمَتِيْ
وَمُغْنِيَ فَاقَتِيْ
وَلاَ تَقْطَعْنِيْ عَنْكَ
وَلاَ تُبْعِدْنِيْ مِنْكَ
يَانَعِيمِيْ وَجَنَّتِيْ
وَيَا دُنْيَايَ وَ آخِرَتِيْ
يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور تو ہی میری مرض کی دواء،
اور میرے سوزِ جگر کی شفاء،
اور سوزِ دل کی ٹھنڈک،
اور میری سختی کا دور ہونا ہے۔
پس تو میری تنہائی کا ساتھی ہوجا،
میری خطاؤں کو معاف کرنے والا،
میری کوتاہیوں کو بخشنے والا،
میری توبہ قبول کرنے والا،
میری دعا سننے والا،
میری نگہداری کا ذمہ دار،
میری کمی کو پورا کرنے والا،
مجھے خود سے الگ نہ فرما!
اور نہ خود سے دور ہٹا!
اے میرے لئے نعمت و میری جنت،
اے میری دنیا و میری آخرت۔
اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

۹۔ مناجاتِ محبین

(محبت کرنے والوں کی)

محبت ایک ایسا جذبہ ہے جو نہ صرف انسانیت کالازمہ ہے بلکہ اس کی بقا کا بھی ضامن ہے۔اگر یہ محبت اللہ کے ساتھ ہوتو انسان کے قوت ادراک وشعور کومہمیز کرنے میں اہم کردارادا کرتی ہے۔محبت کے علاوہ کوئی جذبہ بھی ایسانہیں جواللہ اور بندے کے درمیان رابطہ کے لئے زیادہ کارگر ہو۔عبادت کرنے والے تین طرح کی عبادت سرانجام دیتے ہیں۔اول۔خوف کے سبب جیسے غلاموں کی عبادت کہا گیا ہے۔دوم۔ثواب کی خاطر۔جیسے تاجروں کی عبادت سے یادکیا گیاہے۔سوم۔خالص عبادت۔جسے اللہ سے محبت کرنے والوں کی عبادت کہا گیاہے۔لہذاہمیں عبادت سے عشق کرنا چاہیے تاکہ ہمارے دل اللہ کی محبت کے لئے خالص ہوجائیں۔

قرآن مجید میں :

یحب 39مرتبہ،	یحبھم 1مرتبہ،	یحبون 5مرتبہ،
یحبونکم 1مرتبہ،	حب 4مرتبہ،	حُب 3مرتبہ،
حبہٖ 2 مرتبہ،	اَحَب 3مرتبہاور	مُحَبَۃ 1مرتبہ استعمال ہواہے۔

چندا حادیث تذکر کے لئے

ا۔ جوخدکی معصیت کی ذلت سے نکل کراس کی اطاعت کی عزت میں داخل ہوجاتاہےتو خدا بھی اس سے مانوس ہوجاتاہے۔لہٰذااسے کسی انس سے رکھنے والے کی ضرورت نہیں رہتی۔اورخداوندعالم کسی مال

کے بغیراس کی مدد کرتا ہے۔

(حضرت رسول اکرمؐ:بحارالانوارجلدنمبر۷۵صفحہ۲۵۹)

۲۔ مومن کوخداوندعالم اس کے ایمان کاانیس قراردیتاہےجس سےاس مومن کوسکون محسوس ہوتاہےحتیٰ کہ اگروہ پہاڑ کی چوٹی پربھی ہوتو تنہائی سے ہرگزنہیں گھبراتا۔

(حضرت امام جعفر صادقؑ :بحارالانوارجلدنمبر۷۰صفحہ۱۱۱)

۳۔ آہ آہ.......... مجھے ایسے دلوں کے لئے حسرت ہوتی ہے جونور سے معمور تھےان کے نزدیک دنیا ایک بدترین (خونخوار)جری چتکبرے سانپ اور گونگے دشمن کی مانند بھی وہ خداسے مانوس تھے۔اور عیش پرست دنیادارلوگ جس سے مانوس تھے وہ اس سے وحشت کھاتے تھے۔

(حضرت امام جعفر صادقؑ :تحف العقول۔صفحہ نمبر۲۲۱)

۴۔ خداکےساتھ محبت کی علامت لوگوں سے وحشت محسوس کرنا ہے۔

(حضرت امام حسن عسکریؑ :بحارالانوارجلدنمبر۷۸صفحہ۳۷۹)

۵۔ یااللہ!تواپنے دوستوں کے ساتھ محبت رکھنے والوں میں سب سے زیادہ محبت کرتاہے..........اگر تنہائی سےان کاجی گھبراتاہےتو تیرا ذکران کاجی بہلاتاہےاگران پرمصیبتیں پڑتی ہیں تووہ تیرے دامن میں پناہ لینے کے لئے ملتجی ہوتے ہیں۔

(حضرت علیؑ:بحارالانوارجلدنمبر۶۹صفحہ۳۶۹)

۶۔ خداکےساتھ محبت کانتیجہ یہ ہے کہ لوگوں سے جی گھبرانے لگتاہےاوران سے وحشت معلوم ہوتی ہے۔

(حضرت علیؑ۔غررالحکم)

نویں مناجات

مناجاتِ محبین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إلٰهِي مَنْ ذَالَّذِىْ ذَاقَ حَلَاوَةَ مَحَبَّتِكَ فَرَامَ مِنْكَ بَدَلاً

وَمَنْ ذَالَّذِىْ أَنِسَ بِقُرْبِكَ فَابْتَغَى عَنْكَ حِوَلاً

إلٰهِي فَاجْعَلْنَا مِمَّنِ اصْطَفَيْتَهُ لِقُرْبِكَ

وَ وِلَايَتِكَ

وَأَخْلَصْتَهُ لِوُدِّكَ

وَمَحَبَّتِكَ

وَشَوَّقْتَهُ إِلَى لِقَائِكَ

وَرَضَّيْتَهُ بِقَضَائِكَ

وَمَنَحْتَهُ بِالنَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ

وَحَبَوْتَهُ بِرِضَاكَ

وَأَعَذْتَهُ مِنْ هَجْرِكَ

وَقِلَاكَ

نویں مناجات

مناجاتِ محبین

ابتداء ہے خدائے مہربان اور رحیم کے نام سے

الٰہی! کون ہے جو تیری محبت کا ذائقہ چکھے، اور پھر اس میں تبدیلی چاہے!

اور کون ہے جو تیرے قرب سے مانوس ہوا، اور پھر اس سے دوری چاہے!

اے معبود! ہمیں ان لوگوں میں قرار دے، جن کو تو نے اپنے قرب،

اور دوستی کیلئے پسند فرمایا۔

اور جن کے لئے اپنی چاہت،

اور محبت کو خالص کیا۔

اور جنہیں شوق دلایا اپنی ملاقات کا،

اور جنہیں راضی کیا اپنی قضاء پر،

اور جنہیں شرف بخشا اپنی دیدارِ ذات کا

اور جنہیں نوازا اپنی رضا سے،

اور پناہ میں رکھا خود سے دوری،

اور علیحدگی سے،

وَبَوَّأْتَهُ مَقْعَدَ الصِّدْقِ فِي جِوَارِكَ

وَخَصَصْتَهُ بِمَعْرِفَتِكَ

وَأَهَّلْتَهُ لِعِبَادَتِكَ

وَهَيَّمْتَ قَلْبَهُ لِإِرَادَتِكَ

وَاجْتَبَيْتَهُ لِمُشَاهَدَتِكَ

وَأَخْلَيْتَ وَجْهَهُ لَكَ

وَفَرَّغْتَ فُؤَادَهُ لِحُبِّكَ

وَرَغَّبْتَهُ فِيمَا عِنْدَكَ

وَأَلْهَمْتَهُ ذِكْرَكَ

وَأَوْزَعْتَهُ شُكْرَكَ

وَشَغَلْتَهُ بِطَاعَتِكَ

وَصَيَّرْتَهُ مِنْ صَالِحِي بَرِيَّتِكَ

وَاخْتَرْتَهُ لِمُنَاجَاتِكَ

وَقَطَعْتَ عَنْهُ كُلَّ شَيْءٍ يَقْطَعُهُ عَنْكَ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ دَأْبُهُمُ الْاِرْتِيَاحُ إِلَيْكَ وَالْحَنِينُ

اور قریب رکھا اپنے مقامِ خوشنودی سے،

اور انہیں خاص کیا اپنی معرفت کیلئے،

اور انہیں اہل بنایا اپنی عبادت کیلئے،

اور ان کے دلوں میں اپنی ارادت پیدا کی

اور ان کو اپنے جلووں کے مشاہدے کے لئے منتخب کیا

اور ان کے چہروں کو اپنے حضور جھکایا،

اور ان کے دلوں کو اپنی محبت کیلئے فارغ کیا

اور جو کچھ تیرے پاس ہے اس کی چاہت بخشی،

اور انہیں اپنے ذکر کی تعلیم دی،

اور اپنے شکر کی توفیق دی،

اور اپنی اطاعت میں مشغول رکھا،

اور انہیں اپنی نیک مخلوق میں قرار دیا،

اور انہیں اپنی مناجات کیلئے چنا،

اور ان سے الگ کردیں وہ تمام چیزیں، جو تجھ سے دوری کا باعث تھیں۔

اے میرے معبود! ہمیں ان لوگوں میں قرار دے، جو تیری بارگاہ کا شوق، اور وارفتگی رکھتے ہیں

وَدَهْرُهُمُ الزَّفْرَةُ وَالْاَنِیْنُ

جِبَاهُهُمْ سَاجِدَةٌ لِعَظَمَتِكَ

وَعُيُونُهُمْ سَاهِرَةٌ فِي خِدْمَتِكَ

وَدُمُوعُهُمْ سَائِلَةٌ مِّنْ خَشْيَتِكَ

وَقُلُوبُهُمْ مُتَعَلِّقَةٌ بِمَحَبَّتِكَ

وَأَفْئِدَتُهُمْ مُنْخَلِعَةٌ مِنْ مَّهَابَتِكَ

يَامَنْ أَنْوَارُ قُدسِهِ لِأَبْصَارِ مُحِبِّيهِ رَائِقَةٌ

وَسُبُحَاتُ وَجْهِهِ لِقُلُوبِ عَارِفِيهِ شَائِقَةٌ

يَّا مُنَى قُلُوبِ الْمُشْتَاقِينَ

وَيَا غَايَةَ آمَالِ الْمُحِبِّينَ

أَسْأَلُكَ حُبَّكَ

وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ

وَحُبَّ كُلِّ عَمَلٍ يُوصِلُنِي إِلَى قُرْبِكَ

وَأَنْ تَجْعَلَكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا سِوَاكَ

وَأَنْ تَجْعَلَ حُبِّي إِيَّاكَ قَائِدًا إِلَى رِضْوَانِكَ

وَشَوْقِي إِلَيْكَ ذَائِداً عَنْ عِصْيَانِكَ

جن کی زندگی آہ وزاری سے عبارت ہے،

اور جن کی پیشانیاں تیری عظمت کے سامنے سجدہ ریز ہیں،

اور ان کی آنکھیں تیرے حضور بیدار رہتی ہیں،

اور جن میں آنسو تیرے خوف سے رواں ہیں،

ان کے دل تیری محبت میں جُتے ہوئے ہیں،

اور ان کے باطن تیرے رعب سے پگھلے ہوئے ہیں،

اے وہ جس کی پاکیزگی انوار چاہنے والوں کی نظروں کو بھلی لگتی ہے،

اس کا جلوۂ ذات، عارفوں کے دلوں کو کھولنے والا ہے،

اے مشتاق دلوں کی آرزو،

اور اے محبوں کے ارمانوں کی انتہا،

پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری محبت،

اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت کا

اور ہر اس عمل کی محبت کا جو تجھ سے قریب کرے

اور میں چاہتا ہوں کہ دوسروں سے بڑھ کر اپنی ذات کو میرا محبوب بنا،

اور یہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے میری محبت دخولِ جنت کا ذریعہ قرار پائے،

اور تیرے لئے میرا اشوق نافرمانیوں سے مانع ہو

وَامْنُنْ بِالنَّظَرِ إِلَيْكَ عَلَيَّ

وَانْظُرْ بِعَيْنِ الْوُدِّ

وَالْعَطْفِ إِلَيَّ

وَلاَ تَصْرِفْ عَنِّيْ وَجْهَكَ

وَاجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ الْإِسْعَادِ

وَالْحُظْوَةِ عِنْدَكَ

يَا مُجِيبُ

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور مجھ پر اپنی نظرِ عنایت کر کے احسان فرما،

مجھے محبت،

اور مہربانی کی نگاہ سے دیکھ۔

اور اپنی توجہ مجھ سے نہ ہٹا،

اور مجھے قرار دے اہل سعادت،

اور جو تیرے نزدیک بہرہ مند ہیں۔

اے دعا قبول کرنے والے،

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

۱۰۔ مناجات متوسلین

(وسیلہ پکڑنے والے)

توسل کے معنی وسیلہ، خدا تعالیٰ نے ہم پر خصوصی احسان فرمایا کہ ہم گناہ گاروں کی دعاؤں کو منزل استجابت تک پہنچانے کے لئے پاکیزہ وسیلے عطا فرمائے وگرنہ بحرِ عصیاں میں غرق فکر و عمل گناہوں سے مملوز بان اس قابل نہ تھی کہ ربِ کریم کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کر سکے۔ جو افراد اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے انبیاء و مرسلین اور آئمہِ طاہرین علیہم السلام سے توسل اختیار کرتے ہیں ان کی دعائیں یقیناً قبول ہوتی ہیں۔ معصومین علیہم السلام کی دعاؤں میں یہ الفاظ ملتے ہیں

''گناہوں نے تیری بارگاہ میں میرے چہرے کو سامنے آنے سے ڈھانپ دیا اور میری دعا کو تجھ تک پہنچنے سے روک رکھا ہے، تو محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیج اور اے رب! تو ان کے وسیلہ سے میری دعا کو قبول فرما۔

(بحارالانوار، ج ۹۴، ص ۲۲)

سماعہ بن مہران کہتے ہیں کہ حضرت ابوالحسن (موسیٰ بن جعفر) علیہ السلام نے فرمایا

''جب خدا سے تمہیں کوئی حاجت درپیش ہو تو محمدؐ و علیؑ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرو۔''

(بحارالانوار، ج ۹۴، ص ۲۲)

<u>قرآن مجید میں</u> :

لفظ الوسیلہ 2 مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

<u>چند احادیث تذکر کے لئے</u>

۱۔ وسیلہ اللہ کے نزدیک ایک ایسا (عظیم) درجہ ہے جس سے بالاتر کوئی اور درجہ نہیں ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں ''وسیلہ'' عطا فرمائے۔

(الحدیث)

۲۔ ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ ''جب تم خدا سے میرے لئے کوئی دعا کرو تو اس سے میرے وسیلہ کی دعا کیا کرو۔ ہم نے آپؐ سے پوچھا کہ وسیلہ کیا ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ بہشت میں میرا درجہ ہے۔

(بحارالانوار جلد نمبر ۷ صفحہ ۳۶۴)

۳۔ جو شخص اولاد حسین علیہ السلام کے آئمہ اطہارؑ کی اطاعت کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا اور جو ان کی نافرمانی کرے گا (وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا) اور وہی اللہ تعالیٰ تک وسیلہ ہیں۔

(نور الثقلین جلد اول صفحہ نمبر ۶۲۴)

۴۔ ابن شہر آشوب کہتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''وابتغوا الیه الوسیلة'' کے بارے میں فرمایا ''میں ہی وہ وسیلہ ہوں''۔

(تفسیر المیز ان جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۳۳۳)

دسویں مناجات

مناجات متوسلين

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إِلٰهِىْ لَيْسَ لِىْ وَسِيْلَةٌ إِلَيْكَ إِلَّا عَوَاطِفُ رَأْفَتِكَ

وَلَا لِىْ ذَرِيعَةٌ إِلَيْكَ إِلَّا عَوَارِفُ رَحْمَتِكَ

وَشَفَاعَةُ نَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ

وَمُنْقِذِ الْاُمَّةِ مِنَ الْغُمَّةِ

فَاجْعَلْهُمَا لِىْ سَبَبًا إِلَى نَيْلِ غُفْرَانِكَ

وَصَيِّرْهُمَا لِىْ وُصْلَةً إِلَى الْفَوْزِ بِرِضْوَانِكَ

وَقَدْ حَلَّ رَجَائِىْ بِحَرَمِ كَرَمِكَ

وَحَطَّ طَمَعِى بِفِنَاءِ جُودِكَ

فَحَقِّقْ فِيكَ أَمَلِىْ

وَاخْتِمْ بِالْخَيْرِ عَمَلِىْ

وَاجْعَلْنِىْ مِنْ صَفْوَتِكَ

الَّذِينَ أَحْلَلْتَهُمْ بُحْبُوحَةَ جَنَّتِكَ

دسویں مناجات

مناجاتِ متوسلین

ابتداء ہے خدائے مہربان اور رحیم کے نام سے

الٰہی تیرے لئے میرے پاس کوئی وسیلہ نہیں سوائے تیرے کرم اور مہربانیوں کے

اور تجھ تک پہنچنے کا میرا کوئی ذریعہ نہیں سوائے تیری رحمت واحسان کے

اور نبیؐ رحمت کی شفاعت کے،

جو امت کو گمراہی سے نکالنے والے ہیں

ان دونوں کو میرے لئے سبب قرار دے، حصول بخشش کا،

اور انہی دونوں کو میرے لئے وسیلہ قرار دے، اپنی رضا کے حصول کا،

اور میری امیدیں وابستہ ہیں تیری بارگاہِ کرم سے،

اور میری خواہش مجھے لے آئی ہے تیرے آستانہ سخاوت پر،

پس میری امید پوری فرما ،

اور میرے عمل کا انجام بخیر فرما،

اور مجھے اہل صفا میں قرار دے

جن کو تو نے اپنی جنت کے بیچوں بیچ جگہ عطا کی ہے

وَبَوَّأْتَهُمْ دَارَ كَرَامَتِكَ

وَأَقْرَرْتَ أَعْيُنَهُمْ بِالنَّظَرِ إِلَيْكَ يَوْمَ لِقَائِكَ

وَأَوْرَثْتَهُمْ مَنَازِلَ الصِّدْقِ فِي جِوَارِكَ

يَا مَنْ لَا يَفِدُ الْوَافِدُونَ عَلَى أَكْرَمَ مِنْهُ

وَلَا يَجِدُ الْقَاصِدُونَ أَرْحَمَ مِنْهُ

يَا خَيْرَ مَنْ خَلَا بِهِ وَحِيدٌ

وَيَا أَعْطَفَ مَنْ آوَى إِلَيْهِ طَرِيدٌ إِلَى سَعَةِ عَفْوِكَ

مَدَدْتُ يَدِي

وَبِذَيْلِ كَرَمِكَ أَعْلَقْتُ كَفِّي

فَلَا تُولِنِي الْحِرْمَانَ

وَلَا تُبْلِنِي بِالْخَيْبَةِ وَالْخُسْرَانِ

يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اور انہیں اپنے کرامت والے گھر میں رکھا

اور ان کی آنکھوں کو روشن کیا، ملاقات والے دن اپنی درگاہ کی طرف اٹھنے پر،

اور انہیں اپنے جوار میں صدق کی منزلوں کا وارث بنایا،

اے وہ کہ اس سے زیادہ کریم کے ہاں وارد نہیں ہوتے وارد ہونے والے،

اور نہ ہی اس سے بڑھ کر کوئی رحیم پاتے ہیں قصد کرنے والے،

اے سب سے بہتر جن سے تنہائی میں ملا جائے،

اور اے مہربان کہ تیرے وسیع دامنِ عفو میں ہر دور کیا ہوا پناہ لیتا ہے،

میں نے اپنا ہاتھ پھیلایا،

اور تیرے دامنِ سخاوت کو اپنے ہاتھ سے تھام لیا،

پس مجھے ناامید نہ فرما،

اور مجھے رسوائی اور خسارے سے دوچار نہ کر،

اے دعا کے سننے والے

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

۱۱۔ مناجاتِ مفتقرین

(اللہ سے احتیاج رکھنے والے)

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ غنی ہے اور تم سب اسی کے فقیر ہو۔ فقیر کے معنی فقط غریب و نادار، مفلس و بے بس، بے کس ولاچار ہی نہیں بلکہ فقیر ہر وہ فرد ہے جو حاجت مند ہے۔ حاجت مند ہونا یا کسی چیز کی احتیاج رکھنا باعثِ ننگ و عار نہیں اور نہ ہی قناعت کے خلاف ہے۔ اپنی تمام ضروریات کو اللہ ربِ کریم جو غنی بالذات ہے سے طلب کرنا افضل ترین عبادت ہے۔ نبی کریمؐ فرماتے ہیں میں (اللہ کی بارگاہ میں حاجت مند ہوں) فقیر ہوں اور فقراء کے ساتھ زندگی بسر کرنا پسند کرتا ہوں۔ فقر انسان کے دل سے دنیا کی محبت نکال کر آخرت کی طلب کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

<u>قرآن مجید میں</u>:

الفقر 1 مرتبہ، الفقیر 3 مرتبہ، فقیرا 2 مرتبہ اور
الفقراء 7 مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

<u>چند احادیث تذکر کے لئے</u>

۱۔ تم سب بیمار کی طرح ہو اور خداوند عالم طبیب کی طرح ہے پس مریضوں کی صلاح یعنی تمہاری صلاح اسی میں ہے کہ جس کو طبیب جانتا ہے اور اس کے لئے دستور دیتا ہے (اس کی صلاح) اس میں نہیں ہے جو مریض چاہتا ہے اور جو کرتا ہے۔ (لہذا) خدا کے احکام کی پابندی کرو تا کہ کامیاب رہو۔

(رسول اکرمؐ: گفتار دلشنن۔ بحوالہ مجموورام)

۲۔ خدایا! مجھے میری نظر میں ذلیل کردے اور اپنی شان کو میری نظر میں عظیم کردے۔ مجھے اپنی اطاعت کا اور وہ عمل جو تجھ کو راضی کر سکے اس کا الہام کردے۔ اے ارحم الراحمین! اس بات کو بتادے جو تیری

ناراضگی سے بچا سکے۔

(حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا۔ گفتار دلنشین)

۳۔ خوف میں گریہ وزاری کرنا دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔

(حضرت امام حسینؑ: گفتار دلنشین)

۴۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مومن کو ہر چیز سونپ دی ہے سوائے اس کے اپنی ذات کو ذلیل وخوار کرنے کے۔

(حضرت امام جعفر صادقؑ: میزان الحکمت جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۸۳۳)

۵۔ مومن کو اپنی ذات کو ذلیل نہیں کرنا چاہیے۔ عرض کیا گیا کہ "وہ کس طرح اپنے آپ کو ذلیل کرتا ہے" فرمایا۔ اپنے آپ کو ایسی چیزوں کے لئے پیش کرتا ہے۔ جن کی طاقت نہیں رکھتا۔ جس سے وہ اپنے آپ کو ذلیل کر دیتا ہے۔

(حضرت امام جعفر صادقؑ: میزالحکمت۔ جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۸۳۳)

۶۔ ذلت کے بدلے ملنے والے سرخ (قیمتی) اونٹ مجھے خوش نہیں کر سکتے۔

(حضرت امام زین العابدینؑ: میزالحکمت۔ جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۸۳۴)

۷۔ ذلیل ترین آدمی وہ ہوتا ہے جو لوگوں کی توہین کرتا ہے۔

(حضرت رسول اکرمؐ کا فرمان ہے: میزالحکمت۔ جلد نمبر ۳)

۸۔ حضرت امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں۔ اے وہ ذات! جو مجھ پر شفیق باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ اور نزدیک ترین ساتھ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ میرے ساتھ خلوت اور تنہائی میں بھی موجود ہے۔ جہاں میں کسی جگہ پر اکیلا ہوتا ہوں اور وطن سے مجھ کو دور پھینک دیا ہوتا ہے۔

(دعائیہ کلمات۔ بحارالانوار جلد نمبر ۹۴ صفحہ ۱۵۷)

۹۔ پختہ صبر اور حسن یقین کے ساتھ اپنے آپ پر وارد ہونے والے رنج وغم کو دور کرو۔

(حضرت علیؑ: میزالحکمت۔ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۶۷۔ بحوالہ بحارالانوار جلد ۷۷)

۱۰۔ جب غم بڑھ جائیں تو خدا کی طرف پناہ گاہ ہے۔

(حضرت علیؑ: میزان الحکمت جلد نمبر ۲ صفحہ ۶۲۰)

گیارہویں مناجات

مناجاتِ مفتقرین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِلٰهِی

كَسْرِیْ لَا يَجْبُرُهُ إِلَّا لُطْفُكَ وَحَنَانُكَ

وَفَقْرِی لَا يُغْنِيْهِ إِلَّا عَطْفُكَ وَ إِحْسَانُكَ

وَرَوْعَتِی لَا يُسَكِّنُهَا إِلَّا أَمَانُكَ

وَذِلَّتِی لَا يُعِزُّهَا إِلَّا سُلْطَانُكَ

وَأُمْنِيَّتِیْ لَا يُبَلِّغُنِيْهَا إِلَّا فَضْلُكَ

وَخَلَّتِیْ لَا يَسُدُّ هَا إِلَّا طَوْلُكَ

وَحَاجَتِیْ لَا يَقْضِيهَا غَيْرُكَ

وَكَرْبِیْ لَا يُفَرِّجُهُ سِوَى رَحْمَتِكَ

وَضُرِّیْ لَا يَكْشِفُهُ غَيْرُ رَأْفَتِكَ

وَغُلَّتِیْ لَا يُبَرِّدُهَا إِلَّا وَصْلُكَ

وَلَوْعَتِیْ لَا يُطْفِيهَا إِلَّا لِقَاؤُكَ

گیارہویں مناجات

مناجاتِ مفتقرین

ابتداء ہے خدائے مہربان اور رحیم کے نام سے

اے میرے معبود!

میری شکستگی کو کوئی بحال نہیں کرسکتا، سوائے تیرے لطف اور مہربانی کے،

اور میری محتاجی امیری میں نہیں بدل سکتی، سوائے تیری نوازش واحسان کے،

اور کوئی میرے خوف کو سکون میں نہیں بدل سکتا، سوائے تیری امان کے،

اور کوئی میری ذلت کو عزت سے نہیں بدل سکتا، سوائے تیری قوت کے

اور کوئی میری مراد بر نہیں آسکتی، سوائے تیرے فضل کے

اور کوئی میری ضرورت پوری نہیں ہوسکتی، سوائے تیری بخشش کے،

اور کوئی میری حاجت پوری نہیں کرسکتا سوائے تیرے،

اور کوئی میری مصیبت دور نہیں ہوتی سوائے تیری رحمت کے،

اور میری بے چارگی رفع نہیں ہوتی سوائے تیری مہربانی کے،

اور میرے سینے کی جلن ٹھنڈی نہیں ہوسکتی سوائے تیرے وصل کے،

اور میرے سوزِ دل کو خنک نہیں کرسکتی سوائے تیری ملاقات کے،

وَشَوْقِي إِلَيْكَ لَا يَبُلُّهُ إِلَّا النَّظَرُ إِلَى وَجْهِكَ

وَقَرَارِيْ لَا يَقِرُّ دُوْنَ دُنُوِّيْ مِنْكَ

وَلَهْفَتِيْ لَا يَرُدُّهَا إِلَّا رَوْحُكَ

وَسُقْمِيْ لَا يَشْفِيْهِ إِلَّا طِبُّكَ

وَغَمِّيْ لَا يُزِيْلُهُ إِلَّا قُرْبُكَ

وَجُرْحِيْ لَا يُبْرِئُهُ إِلَّا صَفْحُكَ

وَرَيْنُ قَلْبِيْ لَا يَجْلُوْهُ إِلَّا عَفْوُكَ

وَوَسْوَاسُ صَدْرِيْ لَا يُزِيْحُهُ إِلَّا أَمْرُكَ

فَيَا مُنْتَهٰى أَمَلِ الْآمِلِيْنَ

وَيَا غَايَةَ سُؤْلِ السَّائِلِيْنَ

وَيَا أَقْصٰى طَلِبَةِ الطَّالِبِيْنَ

وَيَا أَعْلٰى رَغْبَةِ الرَّاغِبِيْنَ

وَيَا وَلِيَّ الصَّالِحِيْنَ

وَيَا أَمَانَ الْخَائِفِيْنَ

وَيَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ

وَيَا ذُخْرَ الْمُعْدِمِيْنَ

اور میرے شوق کو تسکین نہیں دے سکتا سوائے تیرے جلوۂ ذات کے نظارے،

اور مجھے قرار نہیں مل سکتا سوائے تیرے قرب کے،

اور میرے رنج وغم کو نہیں مٹا سکتا سوائے تیری خوشنودی ہے،

اور میرا مرض شفا نہیں پاتا سوائے تیری دواء سے،

اور میرا غم دور نہیں ہوسکتا سوائے تیرے قرب سے،

اور میرے زخم کا مرہم نہیں ہوسکتا سوائے مگر تیری ہی چشم پوشی کے

اور میرے دل کی میل کوئی نہیں دھوسکتا سوائے تیرے ہی عفو سے،

اور میرے سینے کے وسواس دور نہیں ہوسکتے سوائے مگر تیرے ہی حکم سے

پس اے امید کرنے والوں کی امید کی انتہا،

اے سوال کرنے والوں کی انتہا،

اے طلب کرنے والوں کی انتہائی طلب،

اے رغبت کرنے والوں کی رغبت سے بالاتر،

اے نیکوکاروں کے سرپرست،

اے خوف زدوں کی پناہ گاہ،

اے بے قراروں کی دعا قبول کرنے والے،

اے ناداروں کے سرمایہ،

وَيَا كَنْزَ الْبَائِسِيْنَ

وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ

وَيَا قَاضِيَ حَوَائِجِ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ

وَيَا أَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ

وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

لَكَ تَخَضُّعِيْ وَسُؤَالِيْ

وَإِلَيْكَ تَضَرُّعِيْ وَابْتِهَالِيْ

أَسْأَلُكَ أَنْ تُنِيْلَنِيْ مِنْ رَوْحِ رِضْوَانِكَ

وَتُدِيْمَ عَلَيَّ نِعَمَ امْتِنَانِكَ

وَهَا أَنَا بِبَابِ كَرَمِكَ وَاقِفٌ

وَلِنَفَحَاتِ بِرِّكَ مُتَعَرِّضٌ

وَبِحَبْلِكَ الشَّدِيْدِ مُعْتَصِمٌ

وَبِعُرْوَتِكَ الْوُثْقٰى مُتَمَسِّكٌ

إِلٰهِيْ ارْحَمْ عَبْدَكَ الذَّلِيْلَ

ذَا اللِّسَانِ الْكَلِيْلِ

وَالْعَمَلِ الْقَلِيْلِ

اے درماندوں کے خزانے،

اے دادخواہوں کے دادرس،

اے فقراء ومساکین کی حاجتیں پوری کرنے والے،

اے عزت داروں میں سب سے بڑے عزت دار،

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے،

تیرے سامنے عاجزی کرتا ہوں اور تجھ ہی سے سوالی ہوں،

تیرے ہی سامنے آہ وزاری اور ابتلاء بیان کرتا ہوں،

میں سوال کرتا ہوں، کہ اپنی نسیمِ رضا مجھ تک پہنچا دے،

اور ہمیشہ مجھ پر احسان وکرم فرما،

اور ہاں اب میں تیرے درِ سخاوت پر آ کھڑا ہوں،

اور تیرے بہترین عطیات کا منتظر ہوں،

اور تیری مضبوط رسی کو پکڑے ہوئے ہوں،

اور تیری محکم ڈوری کو تھامے ہوئے ہوں۔

اے میرے معبود! اپنے اس عبدِ ذلیل پر رحم فرما،

جس کی زبان گنگ ہے،

اور عمل بہت کم ہے،

وَامْنُنْ عَلَيْهِ بِطَوْلِكَ الْجَزِيْلِ

وَاكْنُفْهُ تَحْتَ ظِلِّكَ الظَّلِيْلِ

يَا كَرِيْمُ يَا جَمِيْلُ

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور اس پر اپنی فزوں تر سخاوت سے احسان فرما،

اور اپنے بلند تر سایہ تلے پناہ دے،

اے کریم اے جمیل،

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

۱۲۔ مناجاتِ عارفین

(اللہ کی معرفت رکھنے والے)

حضرت امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ فرماتے ہیں۔’’دین کی اساس اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے۔‘‘ اسی لئے اسلام نے’’لا اله الا الله‘‘ کواپنی بنیاد قرار دیا اور یہی شعارِ اسلام ہے اسی سے دنیا وآخرت کی فلاح وکامرانی مشروط ہے۔ان افکار کوذہن میں رکھتے ہوئے جب ایک عبدِ مومن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں دعا ومناجات کرے گا تو یقیناً منزل قبولیت سے ہمکنار ہوگا اور یہی مفہوم ہمارے مولا امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے فرمانِ گرامی کا ہے کہ تم جس سے طلب حاجت کرتے ہو اس کی معرفت نہیں رکھتے لہذا تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

قرآن مجید میں:

العرف 1مرتبہ، عرفوا 2مرتبہ، تعرف 2مرتبہ، یعرفوا 1مرتبہ،
تعرفهم 1مرتبہ، ولا تعر فنهم 1مرتبہ، فتعرفونها 1مرتبہ، یعرفون
4مرتبہ،
یعرفونه 2مرتبہ، یعر فو نها 1مرتبہ، یعر فو نهم1مرتبہ، یعر فوا 1مرتبہ،
یعر فن 1مرتبہ، عرف 1مرتبہ، لتعارف 1مرتبہ، یتعار فون 1مرتبہ،
المعروف30مرتبہ اور معرو فاً 6مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

چند احادیث تذکر کے لئے

۱۔ کچھ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا: ’’ہم دعا مانگتے ہیں لیکن ہماری دعا قبول نہیں ہوتی۔‘‘

حضرتؑ نے فرمایا۔’’اس لئے کہ تم اس سے دعا مانگتے ہو جسے تم پہچانتے نہیں۔

(امام موسیٰ کاظم: بحارالانوار، ج۹۳،ص۳۶۸)

۲۔ پیغمبر اسلامؐ کے ارشاد کے مطابق باری تعالیٰ فرماتا ہے: ’’جو شخص مجھ سے اس بات کو جانتے ہوئے سوال کرے کہ میں ہی نفع اور نقصان پہنچا سکتا ہوں، میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔‘‘

(بحارالانوار، ج۹۳،ص۳۰۵)

۳۔ حضرت امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نہج البلاغہ کے پہلے خطبے میں ارشاد فرماتے ہیں:

’’اس اللہ کے لئے حمد ہے، جس کی مدح تک بولنے والوں کی رسائی نہیں،
جس کی نعمتوں کو گننے والے شمار نہیں کر سکتے،
اور نہ کوشش کرنے والے اس کا حق ادا کر سکتے ہیں۔
نہ بلند پرواز ہمتیں اسے پا سکتی ہیں،
نہ عقل وفہم کی گہرائیاں اس تک پہنچ سکتی ہیں،
اس کے کمال ذات کی کوئی حد نہیں،
نہ اس کے لئے توصیفی الفاظ ہیں،
نہ اس کی ابتداء کے لئے وقت ہے کہ جسے شمار کیا جا سکے،
نہ اس کے لئے موت ہے جو کہیں پر ختم ہو جائے،
اس نے مخلوقات کو اپنی قدرت سے پیدا کیا،
اپنی رحمت سے ہواؤں کو چلایا،
اور تھرتھراتی ہوئی زمین پر پہاڑوں کی میخیں گاڑ دیں۔

دین کی ابتدا، اس کی معرفت ہے،
کمال معرفت، اس کی تصدیق،
کمال تصدیق، توحید ہے۔

توحید سے مراد اللہ تعالیٰ کو معبودِ یکتا ویگانہ تسلیم کرنا
اور اس کی صفات کا کسی دوسرے وجود سے قطعی انکار ہے۔

قرآن مجید میں سورۃ اخلاص میں وضح فرمایا گیا ہے کہ لَمْ یَکُنْ لَّہ‘ کُفُوًا اَحَدٌ٥

بارہویں مناجات

مناجات عارفين

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إِلٰهِيْ قَصُرَتِ الْاَلْسُنُ عَنْ بُلُوغِ ثَنَائِكَ

كَمَا يَلِيقُ بِجَلَالِكَ

وَعَجِزَتِ الْعُقُولُ عَنْ إِدْرَاكِ كُنْهِ جَمَالِكَ

وَانْحَسَرَتِ الْاَبْصَارُ دُوْنَ النَّظَرِ إِلٰى سُبُحَاتِ وَجْهِكَ

وَلَمْ تَجْعَلْ لِلْخَلْقِ طَرِيْقاً إِلٰى مَعْرِفَتِكَ

إِلَّا بِالْعَجْزِ عَنْ مَعْرِفَتِكَ

إِلٰهِيْ فَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِيْنَ

تَرَسَّخَتْ أَشْجَارُ الشَّوْقِ إِلَيْكَ فِي حَدائِقِ صُدُورِهِمْ

وَأَخَذَتْ لَوْعَةُ مَحَبَّتِكَ بِمَجَامِعِ قُلُوْبِهِمْ

فَهُمْ إِلٰى أَوْكَارِ الْاَفْكَارِ يَأْوُوْنَ

وَفِيْ رِيَاضِ الْقُرْبِ

وَالْمُكَاشَفَةِ يَرْتَعُوْنَ

بارہویں مناجات

مناجاتِ عارفین

ابتداء ہے خدائے مہربان اور رحیم کے نام سے

الٰہی! زبانیں گنگ ہیں تیری ثناء کرنے سے،

تیری شانِ جلالت کے مناسب،

اور عقلیں عاجز ہیں، تیرے جمال کی حقیقت کو سمجھنے سے،

اور آنکھیں درماندہ ہو کر رہ جاتی ہیں، تیری ذات کے جلوؤں کی طرف نظر کرنے سے

اور لوگوں کے لئے تیری معرفت کا حصول یہی ہے

کہ وہ تیری معرفت سے عاجز ہیں

اے معبود! مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے کہ

جن کے سینوں کے باغیچوں میں شوق کے درخت جڑ پکڑ چکے

اور تیرے سوزِ محبت نے ان کے دلوں کو گھیرا ہوا ہے

اب وہ یادوں کے آشیانے میں پناہ لئے ہوئے ہیں،

اور جلوے کے باغوں میں،

اور تیرے قرب کی سیر کر رہے ہیں

وَمِنْ حِيَاضِ الْمَحَبَّةِ بِكَأْسِ الْمُلَاطَفَةِ يَكْرَعُوْنَ

وَشَرَائِعَ الْمُصَافَاتِ يَرِدُوْنَ

قَدْ كُشِفَ الْغِطَاءُ عَنْ أَبْصَارِهِمْ

وَانْجَلَتْ ظُلْمَةُ الرَّيْبِ عَنْ عَقَائِدِهِمْ

وَضَمَائِرِهِمْ

وَانْتَفَتْ مُخَالَجَةُ الشَّكِّ عَنْ قُلُوْبِهِمْ

وَسَرَائِرِهِمْ

وَانْشَرَحَتْ بِتَحْقِيْقِ الْمَعْرِفَةِ صُدُوْرُهُمْ

وَعَلَتْ لِسَبْقِ السَّعَادَةِ فِي الزَّهَادَةِ هِمَمُهُمْ

وَعَذُبَ فِيْ مَعِيْنِ الْمُعَامَلَةِ شِرْبُهُمْ

وَطَابَ فِيْ مَجْلِسِ الْاُنْسِ سِرُّهُمْ

وَأَمِنَ فِيْ مَوْطِنِ الْمَخَافَةِ سِرْبُهُمْ

وَاطْمَأَنَّتْ بِالرُّجُوْعِ

إِلٰى رَبِّ الْاَرْبَابِ أَنْفُسُهُمْ

وَتَيَقَّنَتْ بِالْفَوْزِ وَالْفَلَاحِ أَرْوَاحُهُمْ

وَقَرَّتْ بِالنَّظَرِ إِلٰى مَحْبُوْبِهِمْ أَعْيُنُهُمْ

اور وہ تیری محبت کے چشموں سے، جامِ الفت کے گھونٹ پی رہے ہیں

اور صاف ستھرے گھاٹوں پر وارد ہیں۔

ان کی آنکھوں سے پردہ اٹھا چکا ہے،

اور ان کے عقائد،

اور ضمیروں سے، شک کی سیاہی دور ہوگئی ہے

اور شبہ کے اثرات ان کے دل،

اور باطن سے، محو ہوگئے ہیں

ان کے سینے صحیح معرفت حاصل ہونے سے کھل چکے ہیں

اور حصولِ سعادت کے لئے زہد میں ان کی ہمتیں بلند ہوگئی ہیں

اور کردار کے چشمہ میں ان کا پینا شیریں ہے

اور انس و محبت کی مجلس میں ان کا باطن صاف ہے

اور ان کا گروہ خوفناک جگہوں پر امن میں ہے

اور رجوع کرنے سے ان کے نفس،

پالنے والوں کے پالنے والے کی طرف سے مطمئن ہیں

اور ان کی روحوں کو بخشش و کامیابی کا یقین ہے

اور ان کی آنکھیں دیدارِ محبوب سے ٹھنڈی ہیں

وَاسْتَقَرَّ بِإِدْرَاكِ السُّؤْلِ

وَنَيْلِ الْمَأْمُولِ قَرَارُهُمْ

وَرَبِحَتْ فِي بَيْعِ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ تِجَارَتُهُمْ

إِلٰهِي مَا أَلَذَّ خَوَاطِرَ الْإِلْهَامِ بِذِكْرِكَ عَلَى الْقُلُوبِ

وَمَا أَحْلَى الْمَسِيرَ إِلَيْكَ بِالْأَوْهَامِ فِي مَسَالِكِ الْغُيُوبِ

وَمَا أَطْيَبَ طَعْمَ حُبِّكَ

وَمَا أَعْذَبَ شِرْبَ قُرْبِكَ

فَأَعِذْنَا مِنْ طَرْدِكَ

وَإِبْعَادِكَ

وَاجْعَلْنَا مِنْ أَخَصِّ عَارِفِيكَ

وَأَصْلَحِ عِبَادِكَ

وَأَصْدَقِ طَائِعِيكَ

وَأَخْلَصِ عُبَّادِكَ

يَا عَظِيمُ يَا جَلِيلُ

يَا كَرِيمُ يَا مُنِيلُ

بِرَحْمَتِكَ وَ مَنِّكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اور ان کو حاجتیں پوری ہونے،

اور مرادیں برآنے سے قرار حاصل ہے

اور آخرت کے بدلے دنیا بیچ کر انہوں نے منافع بخش تجارت کی ہے

اے میرے معبود! کیا ہی مزہ ہے ان خیالوں میں، جو تیرے ذکر سے دلوں میں آتے ہیں۔

اور کتنا شیریں ہے تیری طرف وہ سفر جو بخیال خود غیب کے راستوں پر جاری ہے

اور کتنا اچھا ہے تیری محبت کا ذائقہ

اور کتنا میٹھا ہے تیرے قرب کا شربت

پس بچا ہمیں کہ تیرے ہاں سے ہانکے جائیں،

اور تجھ سے دور رہیں۔

اور ہمیں قرار دے اپنے خصوصی عارفوں میں،

اور صالح ترین بندوں میں،

اور سچے اطاعت شعاروں میں،

اور کھرے عبادت گزاروں میں۔

اے عظمت والے، اے جلال والے،

اے مہربان اے، عطاء کرنے والے،

تجھے تیرے رحمت واحسان کا واسطہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

۱۳۔ مناجاتِ ذاکرین

(اللہ کا ذکر کرنے والے)

مناجات ذاکرین

اللہ کا ذکر کرنے والے افراد۔ ذکر کے معنی یادرکھنا یعنی وہ افراد جو کسی بھی لمحے یادِ الٰہی سے غافل نہیں ہوتے۔ اپنی زبان کو ذکرِ خدا میں اور دل کو فکرِ آخرت میں مصروف رکھنے والے لوگ ہی اس دنیا اور اخروی دنیا میں کامیاب وکامران ہیں۔ خداوند قدوس کا احسان عظیم ہے کہ اس نے انسان کے لئے اپنے ذکر کو سبب نجات قرار دیا اور حدیث قدسی میں فرمایا۔ اے انسان تو اپنی تنہائی میں مجھے یاد رکھ میں فرشتوں کے ہجوم میں تیری یاد رکھوں گا۔ تو میرا ذکر زمین پر کر میں آسمانوں میں تیرا ذکر کروں گا۔ خوش قسمت ہیں وہ افراد جو اپنی زندگیاں ذکرِ خدا میں گزارتے ہیں۔

قرآن مجید میں:

ذکر 2مرتبہ،	ذکرت1مرتبہ،	ذکرہ2مرتبہ،	ذکروا2مرتبہ،
اذکرکم1مرتبہ،	اذکرہ2مرتبہ،	تذکر1مرتبہ،	تذکروا 1مرتبہ،
تذکروہ1مرتبہ،	تذکرونھن1مرتبہ،	تذکرک1مرتبہ،	یذکر2مرتبہ،
یذکرھم1مرتبہ،	یذکرو 2مرتبہ،	یذکرون4مرتبہ،	اذکر16مرتبہ،
اذکرنا1مرتبہ،	اذکرتی1مرتبہ،	اذکروا29مرتبہ،	اذکرونی1مرتبہ،
اذکروہ1مرتبہ،	ذکرا 7مرتبہ،	یذکر4مرتبہ،	ذکر6مرتبہ،
ذکرھم1مرتبہ،	ذکر2مرتبہ،	ذکرتم 1مرتبہ،	ذکروا7مرتبہ،
تذکر1مرتبہ،	تذکروا1مرتبہ،	تتذکرون3مرتبہ،	تذکرون 17مرتبہ،

یتذکر8مرتبہ،	یتذکرون6مرتبہ،	یذکر6مرتبہ،	لیذکروا2مرتبہ،
یذکرون6مرتبہ،	ذِکر51مرتبہ،	ذکرا 11مرتبہ،	ذکرک1مرتبہ،
ذکرکم2مرتبہ،	ذکرنا2مرتبہ،	ذکرھم 1مرتبہ،	ذکری6مرتبہ،
ذکرَی21مرتبہ،	ذکراھا1مرتبہ،	ذکراھم1مرتبہ،	تذکرۃ 9مرتبہ،

الذاکرات1مرتبہ اور الذاکرین2مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

چند احادیث تذکر کے لئے

۱۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں ”عمل کے بغیر دعا مانگنے والا ایسا ہے جیسے کمان کے بغیر تیر چلانے والا۔“

(بحارالانوار، ج۹۳، ص۳۷۲)

۲۔ حضرت رسولؐ خدا فرماتے ہیں ”دعا کے لئے اتنی نیکی بھی کافی ہوتی ہے جتنا آٹے میں نمک۔“

(بحارالانوار، ج۹۳، ص۳۷۶)

۳۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے خداوندِ عالم کے اس قول ”تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا“ کے بارے میں پوچھا گیا

”کیا وجہ ہے کہ ہم دعا مانگتے ہیں اور ہمارے دعا قبول نہیں ہوتی؟“

حضرتؑ نے فرمایا: ”تمہارے دلوں نے آٹھ خیانتیں کی ہوتی ہیں (جن کی وجہ سے دعائیں قبول نہیں ہوتیں)۔ ان میں سے پہلی خیانت تو یہ ہے کہ جب تم نے اللہ کو پہچان لیا ہے تو پھر جو حق اس نے تم پر واجب کیا ہے اسے اچھی طرح ادا نہیں کیا، جس کی وجہ سے تمہاری معرفت تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی....... پھر تمہاری کون سی دعا قبول کی جائے جبکہ تم نے اس کے تمام دروازے اور تمام راستے بند کر دیئے ہیں؟

(بحارالانوار، ج۹۳، ص۳۷۶)

تیرہویں مناجات

مناجاتِ ذاکرین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إِلٰهِي لَوْلَا الْوَاجِبُ مِنْ قَبُوْلِ أَمْرِكَ

لَنَزَّهْتُكَ مِنْ ذِكْرِي إِيَّاكَ

عَلٰى أَنَّ ذِكْرِيْ لَكَ بِقَدْرِيْ

لَا بِقَدْرِكَ

وَمَا عَسٰى أَنْ يَّبْلُغَ مِقْدَارِيْ

حَتّٰى أُجْعَلَ مَحَلًّا لِتَقْدِيْسِكَ

وَمِنْ أَعْظَمِ النِّعَمِ عَلَيْنَا

وَإِذْنُكَ لَنَا بِدُعَائِكَ

وَتَنْزِيْهِكَ

وَتَسْبِيْحِكَ

جَرَيَانُ ذِكْرِكَ عَلَى أَلْسِنَتِنَا

إِلٰهِي فَأَلْهِمْنَا ذِكْرَكَ فِي الْخَلَاءِ وَالْمَلَاءِ

تیرہویں مناجات

مناجاتِ ذاکرین

ابتداء ہے خدائے مہربان اور رحیم کے نام سے

اے میرے معبود! اگر واجب نہ ہوتا تیرا حکم ماننا

تو میں تیرا ذکر اپنی زبان پر نہ لاتا

کیونکہ میں جو تیرا ذکر کرتا ہوں وہ میرے اندازے سے ہے

نہ کہ تیری شان کے مطابق

اور میری کیا مجال کہ میں قرار پاؤں،

تیری تقدیس و پاکیزگی کا محل

اور یہ ہمارے لئے عظیم نعمتوں میں سے ہے کہ

تیرا ذکر ہماری زبانوں پر جاری ہے

اور ہمیں تجھ سے دعا مانگنے کی،

اور تیری نظافت،

اور پاکیزگی بیان کرنے کی اجازت ہے۔

اے معبود! ہمیں اپنے ذکر کی توفیق دے، نہاں اور عیاں،

وَاللَّيْلِ وَالنَّهارِ

وَالْإِعْلَانِ وَالْإِسْرارِ

وَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ

وَآنِسْنَا بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ

وَاسْتَعْمِلْنَا بِالْعَمَلِ الزَّكِيِّ

وَالسَّعْيِ الْمَرْضِيِّ

وَجَازِنَا بِالْمِيْزَانِ الْوَفِيِّ

إِلٰهِي بِكَ هَامَتِ الْقُلُوبُ الْوَالِهَةُ

وَعَلَى مَعْرِفَتِكَ جُمِعَتِ الْعُقُولُ الْمُتَبَايِنَةُ

فَلَا تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ إِلَّا بِذِكْرَاكَ

وَلَا تَسْكُنُ النُّفُوسُ إِلَّا عِنْدَ رُؤْيَاكَ

أَنْتَ الْمُسَبَّحُ فِي كُلِّ مَكَانٍ

وَالْمَعْبُودُ فِي كُلِّ زَمَانٍ

وَالْمَوْجُودُ فِي كُلِّ أَوَانٍ

وَالْمَدْعُوُّ بِكُلِّ لِسَانٍ

وَالْمُعَظَّمُ فِي كُلِّ جَنَانٍ

رات اور دن،

ظاہر و باطن،

اور خوشی و غم میں۔

اور ہمیں مانوس فرما اپنے پوشیدہ ذکر سے،

اور ہمیں لگا پاکیزہ عمل،

اور پسندیدہ کوشش میں۔

اور ہمیں میزان سے پوری جزا دے۔

الٰہی! میرا محبت بھرے دل تجھ سے لگاؤ رکھے ہوئے ہیں،

اور تیری معرفت میں مختلف عقلیں اتفاق رکھتی ہیں۔

پس دلوں کا چین تیرے ذکر میں ہے،

اور نفسوں کو سکون تیری ذات پر یقین سے ملتا ہے۔

تو ہی ہے جس کی تسبیح ہر جگہ ہوتی ہے،

اور تو ہی ہر زمانے میں معبود ہے،

اور ہر وقت ہر جگہ موجود ہے،

اور پکارا جاتا ہے ہر زبان سے،

اور تیری عظمت مسلمہ ہے ہر دل میں،

وَأَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ لَذَّةٍ بِغَيْرِ ذِكْرِكَ

وَمِنْ كُلِّ رَاحَةٍ بِغَيْرِ أُنْسِكَ

وَمِنْ كُلِّ سُرُورٍ بِغَيْرِ قُرْبِكَ

وَمِنْ كُلِّ شُغْلٍ بِغَيْرِ طَاعَتِكَ

إِلٰهِيْ أَنْتَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا

وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَأَصِيْلًا

وَقُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ

فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ

فَأَمَرْتَنَا بِذِكْرِكَ

وَوَعَدْتَنَا عَلَيْهِ أَنْ تَذْكُرَنَا تَشْرِيفاً لَنَا

وَ تَفْخِيْمًا

وَ إِعْظَاماً

وَهَا نَحْنُ ذَاكِرُوكَ كَمَا أَمَرْتَنَا

فَأَنْجِزْلَنَا مَا وَعَدْتَّنَا يَا ذَاكِرَ الذَّاكِرِيْنَ

وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

میں معافی چاہتا ہوں تجھ سے تیرے ذکر کے سوا ہر لذت سے،

تیری محبت کے سوا ہر راحت سے،

تیری قربت کے سوا ہر خوشی سے،

تیری اطاعت کے سوا ہر کام و شغل سے

اے میرے معبود! تو نے کہا ہے، اور تیرا قول حق ہے،

''اے ایمان والو اللہ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرو

اور صبح و شام اس کی پاکیزگی بیان کرو۔''

اور تو نے ہی کہا ہے، اور تیرا قول حق ہے،

''پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔''

تو نے ہی ہمیں اپنی یاد کا حکم دیا ہے،

اور ہم سے وعدہ کیا ہے اس پر کہ، تو ہمیں بھی یاد کرے گا یہ ہمارے لئے شرف،

واحترام،

اور بڑائی ہے

اور اب ہم تجھے یاد کر رہے ہیں جیسا تیرا حکم ہے،

پس تو ہم سے کیا ہوا وعدہ پورا کر اے یاد کرنے والوں کو یاد کرنے والے

اور اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے

۱۴۔ مناجاتِ معتصمین

(اللہ سے پناہ مانگنے والوں کی دعا)

دنیا میں انسان کا بدترین دشمن شیطان ملعون ہے جس نے انسان کو اللہ سے برگشتہ کرنے کا کام اپنے ذمے لیا ہوا ہے۔ لہذا ہر لمحے شیطان مردود کے شر سے بچنے کی خاطر اللہ کے دامن کرم میں پناہ لینا چاہیے۔ جیسا کہ امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں۔ اے اللہ اگر تو مجھے اپنے دروازے سے دور کردے گا تو میں کس کی پناہ لوں گا۔ بھاگا ہوا غلام اپنے آقا کے علاوہ کس کے در پہ جائے گا۔ اور آپ ہی دعائے ابوحمزہ ثمالی میں فرماتے ہیں۔ میں تیرے فضل کی پناہ چاہنے والا ہوں اور تجھ سے بھاگ کر تیرے ہی طرف (تیری پناہ میں) آنے والا ہوں۔ کیا غلام اپنے آقا کے اور مخلوق اپنے خالق کے سوا کسی اور کے پاس جاسکتی ہے۔ لہذا ہمیں ہر لمحے خدا تعالیٰ کی پناہ کے مضبوط حصار میں آنے کے لئے دعا گو رہنا چاہیے۔

قرآن مجید میں :

خداوندِ کریم سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۴۰ میں ارشاد فرماتا ہے۔

''اور تم میرے عہد و قرار پورا کرو، میں بھی تمہارے عہد کو پورا کروں گا۔''

چند احادیث تذکر کے لئے

۱۔ بے شک خدا کی معرفت ہر وحشت میں سبب انس ہے اور ہر تنہائی کا ساتھی ہے۔ اور ہر تاریکی کا نور ہے اور کمزور کی طاقت ہے اور بیماری کی شفا ہے۔

(حضرت امام جعفر صادقؑ: فروع کافی جلد نمبر۱)

۲۔ (دوسروں پر) احسان کرو۔ تم پر احسان کیا جائے گا (دوسروں پر) رحم کرو۔ تم پر رحم کیا جائے گا۔

(حضرت رسول اکرمؐ: میزان الحکمت جلد نمبر۴)

۳۔ مجھے تعجب ہوتا ہے اس شخص پر جو اپنے اوپر والی ذات سے تو رحم و کرم کی امید رکھتا ہے لیکن اپنے سے نیچے والوں پر رحم نہیں کرتا۔

(حضرت علیؑ: میزان الحکمت جلد نمبر۴۔ غرر الحکم)

۴۔ میرے معبود! جو تو نے مجھے روزی دی ہے۔ اس پر مجھے قناعت (بھی) عطا فرما اور جب تک مجھے باقی رکھ۔ مجھے (اپنے دامن ورحمت میں) چھپائے رکھ اور عافیت کر اور جب مجھے موت دے تو مجھے بخش دے اور میرے اوپر رحم فرما۔

(حضرت فاطمہ الزہراؑ: گفتار دلنشین۔ بحوالہ اعیان الشیعہ)

۵۔ میرے خدا! جس چیز کو تو نے میرے مقدر میں نہیں لکھا۔ اس کے حصول میں میری مدد کر اور جو چیز میری مقدر میں لکھ دی ہے اس کے حصول میں میرے لئے آسانی پیدا کر۔

(حضرت فاطمہ الزہراؑ: گفتار دلنشین۔ بحوالہ اعیان الشیعہ)

۶۔ جو شخص تقویٰ الٰہی کو پیشہ بنالے۔ خداوند عالم اس کے لئے فتنوں سے نجات کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے امر کی اصلاح کر دیتا ہے۔ اس کی ہدایت کا انتظام کرتا ہے اس کی دلیلوں کو کامیابی عطا کرتا ہے اس کے چہرے کو نورانی کر دیتا ہے اس کی خواہشات کو پوری کر دیتا ہے۔ اور وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جن پر خدا نے اپنی نعمتوں کو نازل فرمایا ہے جیسے انبیاء۔ صدیقین۔ شہداء۔ صالحین۔

(حضرت امام حسنؑ: گفتار دلنشین۔ بحوالہ تحف العقول)

۷۔ قیامت کے دن اسی کو امن و امان حاصل ہوگا جو دنیا میں خدا سے ڈرتا رہا ہو۔

(حضرت امام حسینؑ: گفتار دلنشین۔ بحوالہ بحارالانوار۔ جلد ۱۴۴)

۸۔ جو کسی مومن کی کرب و بے چینی کو دور کرلے خدا اس کی دنیا و آخرت کی بے چینی کو دور کرتا ہے۔

(حضرت امام حسینؑ: گفتار دلنشین۔ بحارالانوار جلد نمبر ۷۰)

۹۔ جب بھی لوگ نئے نئے قسم کے گناہ کرتے ہیں تو خدا ان کو نئے نئے قسم کے عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔

(حضرت امام موسیٰ کاظمؑ: گفتار دلنشین۔ بحارالانوار جلد نمبر ۷۸)

۱۰۔ یاد رکھو۔ خدا حلیم و علیم ہے۔ اس کا غضب صرف ان پر ہے جو اس سے اس کی رضامندی نہ طلب کریں اور جو عطیہ خدا کو قبول نہیں کرتا اسی کو عطیہ الٰہی نہیں پہنچتا اور جو خدا کی ہدایت نہیں قبول کرتا۔ اسی کو گمراہی نصیب ہوتی ہے۔ (حضرت امام محمد تقیؑ: گفتار دلنشین۔ بحوالہ بحارالانوار)

چودہویں مناجات

مناجاتِ معتصمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ يَا مَلَاذَ اللَّائِذِيْنَ

وَيَا مَعَاذَ الْعَائِذِيْنَ

وَيَا مُنْجِيَ الْهَالِكِيْنَ

وَيَا عَاصِمَ الْبَائِسِيْنَ

وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِيْنِ

وَيَا مُجِيْبَ الْمُضْطَرِّيْنَ

وَيَا كَنْزَ الْمُفْتَقِرِيْنَ

وَيَا جَابِرَ الْمُنْكَسِرِيْنَ

وَيَا مَأْوَى الْمُنْقَطِعِيْنَ

وَيَا نَاصِرَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ

وَيَا مُجِيْرَ الْخَائِفِيْنَ

وَيَا مُغِيْثَ الْمَكْرُوْبِيْنَ

چودہویں مناجات

مناجاتِ معتصمین

ابتداء ہے خدائے مہربان اور رحیم کے نام سے

میرے معبود! اے پناہ دینے والوں کی پناہ،

اے پناہ لینے والوں کی پناہ،

اے ہلاک ہونے والوں کے نجات دہندہ،

اے بے چاروں کے چارہ ساز،

اے بے کسوں پر رحم کرنے والے،

اے پریشان حالوں کی دعا قبول کرنے والے،

اے محتاجوں کے خزانے،

اے ٹوٹے ہوؤں کے جوڑنے والے،

اے بے ٹھکانوں کی پناہ گاہ،

اے کمزوروں کے مددگار،

اے خوف زدوں کی پناہ گاہ،

اے دکھیاروں کے فریادرس،

وَيَا حِصْنَ اللَّاجِيْنَ

إِنْ لَمْ أَعُذْ بِعِزَّتِكَ فَبِمَنْ أَعُوْذُ

وَ إِنْ لَمْ أَلُذْ بِقُدْرَتِكَ فَبِمَنْ أَلُوْذُ

وَقَدْ أَلْجَأَتْنِي الذُّنُوْبُ إِلَى التَّشَبُّثِ بِأَذْيَالِ عَفْوِكَ

وَأَحْوَجَتْنِي الْخَطَايَا إِلَى اسْتِفْتَاحِ أَبْوَابِ صَفْحِكَ

وَدَعَتْنِي الْإِسَائَةُ إِلَى الْإِنَاخَةِ بِفِنَاءِ عِزِّكَ

وَحَمَلَتْنِي الْمَخَافَةُ مِنْ نِقْمَتِكَ عَلَى التَّمَسُّكِ بِعُرْوَةِ عَطْفِكَ

وَمَا حَقُّ مَنِ اعْتَصَمَ بِحَبْلِكَ أَنْ يُّخْذَلَ

وَلَا يَلِيْقُ بِمَنِ اسْتَجَارَ بِعِزِّكَ أَنْ يُسْلَمَ
أَوْ يُهْمَلَ

إِلٰهِيْ فَلَا تُخْلِنَا مِنْ حِمَايَتِكَ

وَلَا تُعْرِنَا مِنْ رِعَايَتِكَ

وَذُدْنَا عَنْ مَّوَارِدِ الْهَلَكَةِ فَإِنَّا بِعَيْنِكَ
وَفِيْ كَنَفِكَ

وَلَكَ أَسْأَلُكَ بِأَهْلِ خَاصَّتِكَ مِنْ مَّلَائِكَتِكَ
وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ بَرِيَّتِكَ

اے پناہ خواہوں کی محکم جائے پناہ،

اگر میں تیری عزت کی پناہ نہ لوں تو کس کی پناہ لوں،

اگر میں تیری قدرت سے التجا نہ کروں تو کس سے التجا کروں،

میرے گناہوں نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں تیرے دامنِ عفو کو تھام لوں،

اور میری خطاؤں نے مجھے طلبگار بنا دیا ہے تیری چشم پوشی کے در کھلنے کا،

میری بدعملی نے مجھے کہا ہے کہ تیرے آستانہ عزت پر ڈیرہ ڈال دینے کو

اور تیرے عذاب کے خوف نے مجھے تیری مہربانی کی ڈوری پکڑ لینے پر آمادہ کیا

اور حق یہ نہیں کہ جو تیری رسی کو پکڑ لے اسے رسوا کیا جائے

اور جو تیری عزت کی پناہ لے اسے بے یار
ومددگار چھوڑا جائے

میرے معبود! ہمیں اپنی حمایت کے بغیر چھوڑ نہ دے،

اور ہمیں اپنی نگاہِ کرم سے محروم نہ فرما،

اور ہمیں ہلاکتوں کی جگہ سے دور رکھ کیونکہ ہم تیرے زیرِ نظر،
اور تیری پناہ میں ہیں،

پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، تیرے مخصوص فرشتوں،
اور تیری مخلوق کے صالح ترین بندوں کا واسطہ دے کر،

أَنْ تَجْعَلَ عَلَيْنَا وَاقِيَةً

تُنْجِيْنَا مِنَ الْهَلَكَاتِ

وَتُجَنِّبُنَا مِنَ الْآفَاتِ

وَتُكِنُّنَا مِنْ دَوَاهِي الْمُصِيْبَاتِ

وَأَنْ تُنْزِلَ عَلَيْنَا مِنْ سَكِيْنَتِكَ

وأَنْ تُغَشِّيَ وُجُوهَنَا بِأَنْوَارِ مَحَبَّتِكَ

وَأَنْ تُؤْوِيَنَا إِلَى شَدِيدِ رُكْنِكَ

وَأَنْ تَحْوِيَنَا فِي أَكْنَافِ عِصْمَتِكَ

بِرَأْفَتِكَ

وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

کہ ہم پر ایسی سپر ڈال

جو ہمیں ہلاکتوں سے بچائے،

اور آفات سے محفوظ رکھے،

اور تو ہمیں بڑی بڑی مصیبتوں سے نجات عطاء فرما

اور میں چاہتا ہوں کہ ہم پر تو اپنی طرف سے تسکین نازل کر،

اور ہمارے چہروں کو اپنی محبت کے نور سے گھیر لے،

اور ہمیں سہارا دے اپنے محکم و پائیدار رکن کا،

اور ہمیں لے لے اپنی عصمت کے سایوں میں،

تجھے تیری ملائمت،

اور رحمت کا واسطہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

۱۵۔ مناجاتِ زاہدین

(زہدِالٰہی اختیار کرنے والے)

زہد سے مراد دنیا اور دنیا کی خواہشات کو ترک کرنا ہے۔ اسلامی روایات کی روشنی میں حبِ دنیا، ہوسِ دنیا ہر برائی کی جڑ ہے۔ زہد کا مطلب یہ نہیں کہ انسان دنیا کی کسی چیز کا مالک نہ بنے بلکہ زہد سے مراد یہ ہے کہ کوئی دنیاوی شے انسان کی مالک نہ بنے۔ دنیا انسانی زندگی کا مقصد نہیں۔ دنیاوی زندگی آخرت کی دائمی زندگی کے مقابلے میں انتہائی پست تر ہے۔ دنیاوی اشیا زندگی بسر کرنے کے لئے ضروری ہیں مگر مجبوری نہیں۔ اسی دنیا سے آخرت کی بھلائی حاصل کرنا، بقدرِ ضرورت طلب کرنا معمولی لوازماتِ زندگی کا خواہش مند ہونا مذموم نہیں بلکہ اپنے دل کو دنیا کا گرویدہ بنانا اور ایسی محبت جو خدا سے دور کرنے کا سبب ہو مذموم ہے۔ محرمات، مشتبہات اور دنیاوی لذات کو ترک کرنا زاہدین کا شیوہ ہے۔

چند احادیث تذکر کے لئے

۱۔ دنیا میں زہد جیسی کوئی عبادت نہیں۔ جو لوگوں نے انجام دی ہو۔

(حضرت رسول خدا۔ (بحار الانوار جلد نمبر ۷۰ صفحہ ۳۲۲)

۲۔ آخرت کے ثواب میں رغبت رکھنے والے کی یہ علامت ہے کہ وہ دنیوی چمک دمک سے روگرداں ہوتا ہے

(حضرت علیؑ۔ بحار الانوار جلد نمبر ۷۳ صفحہ ۵۲)

۳۔ یا علیؑ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو اپنی ایسی محبوب ترین زینت سے مزین کیا ہے جس سے دوسرے لوگوں کو مزین نہیں کیا۔ اس نے آپؑ کو دنیا کے بارے میں زہد کی زینت سے مزین فرمایا ہے۔ اور آپؑ کو ایسا بنایا ہے کہ نہ تو آپؑ اس (دنیا) سے شاکی ہیں اور نہ ہی وہ آپؑ سے شاکی ہے

(حضرت رسول خدا۔ بحار الانوار جلد نمبر ۲۰۴ صفحہ ۳۱۹)

۴۔ تم پر زہد اختیار کرنا لازم ہے۔ کیوں کہ وہ دین کی زینت ہے۔

(حضرت علی)

۵۔ زہد سارے کا سارا قرآن مجید کے دو کلموں میں ہے...... خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''لکیلا تاسوا علی مافاتکم ......'' یعنی جب کوئی چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی ہے یا کوئی مصیبت پڑے تو تم رنج نہ کرو۔ لہٰذا جو شخص گذشتہ پر رنج نہ کرے آئندہ پر خوش نہ ہو، اور نہ اترائے وہی زاہد ہے۔

(حضرت امام جعفر صادق: بحار الانوار جلد نمبر ۷۸ صفحہ ۱۹۳)

۶۔ ''یا اللہ! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور تمام حالات میں میری طرف سے ثنا، میری مدح اور حمد تو اپنی ذات کے لئے قرار دے۔ یہاں تک کہ دنیا میں جو کچھ تو مجھے عطا فرمائے میں اس پر اتراؤں نہیں اور جو روک لے میں اس پر رنج نہ کرو۔

(حضرت امام زین العابدین علیہ السلام۔ صحیفہ کاملہ دعا نمبر ۲۰)

۷۔ حضرت امیر المومنینؑ سے دنیا کے بارے میں زہد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا ''دنیا کے حرام سے بچا رہے''

(بحار الانوار جلد نمبر ۷۰ صفحہ ۳۱۰)

۸۔ حضرت امام حسن علیہ السلام سے زہد کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپؑ نے فرمایا ''تقویٰ کی طرف رغبت اور دنیا سے روگردانی ہو''

(تحف العقول۔ صفحہ نمبر ۱۶۲)

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دنیا میں زہد اختیار کرنے والے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپؑ نے فرمایا ''زاہد وہ ہوتا ہے جو دنیا کے حصول کو حساب کے خوف سے ترک کردے اور حرام کو عذاب کے خوف سے چھوڑ دے۔

(بحار الانوار جلد نمبر ۷۰ صفحہ ۳۱۱)

۱۰۔ موت کو کثرت سے یاد کرو۔ کیوں کہ جو بھی موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے وہ دنیا کے بارے میں زاہد بن جاتا ہے۔

(حضرت امام باقر علیہ السلام۔ بحار الانوار۔ جلد نمبر ۷۳ صفحہ نمبر ۶۴)

پندرہویں مناجات

مناجاتِ زاهدين

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إِلٰهِىْ أَسْكَنْتَنَا دَارًا حَفَرَتْ لَنَا حُفَرَمَكْرِهَا

وَعَلَّقْتَنَا بِأَيْدِى الْمَنَايَا فِىْ حَبَائِلِ غَدْرِهَا

فَإِلَيْكَ نَلْتَجِىُ مِنْ مَكَائِدِ خُدَعِهَا

وَبِكَ نَعْتَصِمُ مِنَ الْاِغْتِرَارِ بِزَخَارِفِ زِيْنَتِهَا

فَإِنَّهَا الْمُهْلِكَةُ طُلاَّبَهَا

الْمُتْلِفَةُ حُلاَّلَهَا

الْمَحْشُوَّةُ بِالْآفَاتِ

الْمَشْحُونَةُ بِالنَّكَبَاتِ

إِلٰهِى فَزَهِّدْنَا فِيْهَا

وَسَلِّمْنَا مِنْهَا بِتَوْفِيْقِكَ

وَعِصْمَتِكَ

وَانْزَعْ عَنَّا جَلَابِيْبَ مُخَالَفَتِكَ

پندرہویں مناجات

مناجاتِ زاہدین

ابتداء ہے خدائے مہربان اور رحیم کے نام سے

الٰہی! تو نے ہمیں ایسے گھر میں رکھا، جس کو فریب کے کدُال نے ہمارے لئے کھودا ہے

اور تو نے ہمیں آرزؤں کے ہاتھوں، اس کے فریب کی رسیوں سے جکڑ دیا ہے،

پس ہم اس دنیا کے فریبوں اور مکاریوں سے، تیری پناہ چاہتے ہیں،

اور ہم اس کی جھوٹی زینتوں کے دھوکوں سے بچنے کے لئے تیرا مضبوط دامن پکڑتے ہیں،

کہ یہ اپنے طلبگاروں کو ہلاک کرنے والی،

یہاں آنے والوں کو تلف کرنے والی،

آفتوں سے بھری،

اور بدحالیوں سے پر ہے،

اے معبود! ہمیں اس میں زہد عطا فرما،

اور ہمیں بچائے رکھ اس سے اپنی مدد،

اور حفاظت سے،

اور اپنی مخالفت کی چادروں سے ہمیں جدا کردے،

وَتَوَلَّ أُمُوْرَنَا بِحُسْنِ كِفَايَتِكَ
وَأَوْفِرْ مَزِيْدَنَا مِنْ سَعَةِ رَحْمَتِكَ
وَأَجْمِلْ صِلَاتِنَا مِنْ فَيْضِ مَوَهِبِكَ
وَاغْرِسْ فِي أَفْئِدَتِنَا أَشْجَارَ مَحَبَّتِكَ
وَأَتْمِمْ لَنَا أَنْوَارَ مَعْرِفَتِكَ
وَأَذِقْنَا حَلَاوَةَ عَفْوِكَ
وَلَذَّةَ مَغْفِرَتِكَ
وَأَقْرِرْ أَعْيُنَنَا يَوْمَ لِقَائِكَ بِرُؤْيَتِكَ
وَ أَخْرِجْ حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ قُلُوْبِنَا
كَمَا فَعَلْتَ بِالصَّالِحِيْنَ مِنْ صَفْوَتِكَ
وَالْأَبْرَارِ مِنْ خَاصَّتِكَ
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
وَيَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ

اور اپنے حسنِ کفایت سے ہمارے امور کی سرپرستی فرما،
اور اپنی وسیع وفرواں رحمت ہمارے لئے زیادہ کردے،
اور اپنی عطاؤں کے فیض سے ہمیں بہترین جزائیں دے،
اور اپنی محبت کے درخت ہمارے دلوں میں لگادے،
اور ہمیں اپنی معرفت کے سبھی انوار عطاء کردے،
اور چکھا ہمیں اپنے عفو کی مٹھاس،
اور بخشش کی لذت کا ذائقہ،
اور اپنی ملاقات کے دن اپنے جمال سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی فرما،
اور ہمارے دلوں سے محبتِ دنیا نکال دے،
جیسا کہ تو نے کیا اپنے مخصوص نیکوکاروں
اور چنے ہوئے خوش کردار لوگوں کیلئے
تجھے تیری رحمت کا واسطہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے
اور سب سے زیادہ کرم کرنے والے